

تسخیر ہمزاد

المعروف پیر اثر جادو

مسموم کے اول سے آخر تک عجیب و غریب طریقہ، طرح
طرح کے چٹکلے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔



FREE KUTUB KHANA BOOKS
www.kutubkhana.org

تسخیر ہمنراو

المعروف
پر ارجاء و
جین

سرگزشت کے ادل سے آخر تک عجیب و غریب طریقہ اور طرح طرح کے پٹے اور ہلکے
بیادری کا علاج اور روح کیا گیا ہے۔

دیباجہ

میں نہایت ادب کیا تو پیک میں بہت چیز دینے پر آمادہ ہوئے۔ جو میری رہبان سوزی اور مدت کے قربات کا نتیجہ ہے۔ اسید ہے۔ کہ پیک سے غفلت رخ دی و صفائی پاکر دنیا کو نفس پر نور و تابان ہو گا۔ میں نے اس کتاب میں سمرزم کے متعلق جو عقود راز تھے۔ سب ناظرین پر جان کر رکھے ہیں۔ کوئی بات ایسی پوشیدہ نہیں رکھی ہے۔ جن سے سیکھنے والا اپنی محنت تکمیل کو نہ پہنچا سکے۔ اس کتاب کے ذریعہ بہت آدمی مدد کے ہر ایک شخص علم سمرزم کا کامل اُستاد بن سکتے ہیں۔ مگر اس سب کام کو اسلئے محنت اور تجربہ نہایت ضروری ہے۔ تب نہ کچھ ذہنی لمبات سے کسی کو پوری اور نہایت تکمیل مل کرے۔ لیکن نہیں۔ کہ وہ پورا نہ ہو سکے۔ بلکہ اس میں ملحقین کو غلات دینا نہیں چاہتا ہوں۔ عرب و اسعد عرض کر دیتا ہوں کہ کیا ہوں کہ آپ خود امتیاز کر کے میرے قول کی تصدیق کر لیں۔ یہ سچ اور حقیقت کا حال ہے۔ نور و معلوم ہو سکتا ہے۔ بالخصوص میں نے بہت کچھ علم سمرزم کے متعلق لکھا ہے۔ جو ایک کتاب میں پورا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اشارہ حیات کسی وقت دوسری کتاب کی صورت میں پیک کی خدمت میں اپنی طبیعت کی موافق چیز پیش کرنا۔ مگر اس کام کو اسلئے وقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔ پیک با سید تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اور چھٹے اور ساتویں اور آٹھویں اور نویں اور دسویں کی ہے۔ اس کتاب میں جو باتیں اور تعلیمات و علامات درج ہیں۔ شاید سمرزم کی دیگر کتاب میں آپ کو شکل سے ملیں گے۔ یہ کتاب ختم سمرزم کا ست یا اس کا دوح روح کا پہلا حصہ ہے۔ کیونکہ اس کے بعد میں ہر ایک زبان کو ختم سمرزم کی کتابوں میں شامل کرتا ہوں۔ اور ہے۔ اور باقی اپنا تجربہ ہے۔ ناظرین اس کے دل لہ سے نہایت محفوظ ہو جائیں گے۔ اور غار و اماں میں لکھے۔ مشن سید و سید۔

شک نہ آئے کہ خود پورے کہ مضاف ہو

نظر علم سمرزم کے متعلق زیادہ کچھ آپ کو دریافت کرنا ہم تو احقر سے اس پتہ سے دریافت کر سکتے ہیں۔ اور مل بھی سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث و کتابت اس پتہ پر جونی پوائیٹ۔ اس کتاب کا حق تعالیٰ عقیم ہر ایک کو ملے۔ نہ حسب معنیہ بھینے دیدیا گیا ہے۔ میرا یہ اس کتاب کے ساتھ کوئی اعتقد سوائے مصنف کے نہیں رہا ہے۔ ہم صاحب کو اس کے تمام حقوق حاصل ہیں۔ فقط۔

پہلا بیان

آغاز کتاب

پہلا باب

پیارے ناظرین! کچھ اچھی کیفیتیں ہم ان پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرنے لگے ہیں جو عرصہ دراز سے علم سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ یہ وہ علم ہے جو اپنے طرز و اخلاقیات اور بعض وقت اپنے تنگ کو بھی نہیں بتاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ علم سمرنیم کے مامل شاذ و نادر ہی نظر آتے ہیں بلکہ قریب قریب ناپید ہیں۔ ماضی و جہ سے بعض پرانے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سمرنیم دراصل کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف شیطانی دوسرہ ہے۔ اور اگر ہے تو شیطان اسے خالی نہیں ہے۔ بعض آدمیوں کو اس کے وجود میں شک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سمرنیم کوئی چیز ہی نہیں۔ یہ صرف بانوی نام ہے جو لوگوں نے پیسے لگانے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ جانتے غور کیا جائے۔ وہ لوگ بھی معذور ہیں۔ کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے، ان کے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ جس شہر میں پیدا ہوئے، اسی میں مر گئے۔ نہ ساجی کی نہ دنیا دیکھی۔ ان کے خیال میں خدا کی خدائی اس شہر تک محدود ہے۔ جس میں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو بھر کر اور دراز سکون کی سیر کرتے۔ دنیا کو دیکھتے قسم قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑنا۔ امریکہ لٹون۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ عرب۔ پیرس۔ ویزہ۔ برٹن۔ کران کو معلوم ہوتا۔ کہ خدا کی خلق صرف لاہور یا اور کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا سبت وسیع ہے۔ اور اس میں رہنے والے کس کس علم کے حامل ہیں۔ اور کیا کیا حیرت انگیز کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم سمرنیم سقندہ سائنس میں داخل ہے۔ جو پانچ سال میں سال قبل سا پانچ سو گنا، دنیا میں کہیں کہیں ایسے اشخاص بھی موجود تھے جو بالکل ہی سمرنیم کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ خدا کی روشنی کے آفتاب نے ستر کی پرچک کر اس بات کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ جس چیز کو پرانے آدمی ممکن خیال کرتے تھے۔ وہ آج کل کے علم کے ساتھ ممکن ہے۔ بلکہ وہ ان کو میراثہ آگئی۔ ان کے ہنر نے ان کی کوشش سے پانچ سو گنا زیادہ ہو گیا۔ اور ان کے ہنر و علم نے ان کو سائنس کی روشنی سے

فی زمانہ حاصل کی گئی۔ اور گروں کو تک اویا گیا۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے مگر کسی چیز کی کوشش کو تنہا کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی جس کا بلے اور منت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ رہنشی اور تہذیبات کے زمانہ میں سلاہ گروں ہے۔ اس علم نے ایسی ترقی کی ہے کہ ہر مملکت اور امریکہ میں کوئی شخص بھی ایسا موجود نہیں جو اپنے آپ کو ذرا بھی علم اور سائنس سے ناواقف سمجھے۔ اور ہر سرزمین اور اسکی مملکتوں سے افکار کر کے۔ اگلے زمانے میں جب اس علم کی کتابیں تہذیب و تمدن سے تواسفہ گراں کر ہر شخص انکو خرید سکتا تھا۔ اسوقت علم ہر سرزمین میں سہل پہل پہنچا جاتا تھا۔ جو شخص زمانہ انوں میں عالموں کے سینہ در سینہ چراتا تھا۔ اور جو شخص اس علم کا عامل ہوتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس علم کو چھپاتا تھا۔ اور سائنک پڑھتا تھا۔ کہ مرتے وقت اسکو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا تھا۔ اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ زمین و آسمان سلاہ رکھتے تھے۔ یعنی جو شخص تلاش کرتا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ اور بہت عرصے زمانہ میں عامل کامل بن جاتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے حاصل کر لیتا ہے۔ اور کھینچنے کے بعد بھی اسی آسانی سے عمل کر سکتا ہے۔ آجکل کوئی ذلہ ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو اس علم کے صاحب کو نے میں رکاوٹ پیدا کر سکے۔

پیارے ناظرین میرا سرگزیدہ ارادہ نہیں کہ کوئی شخص بے باک نہ کر دوں یا دشمن سے جھگڑا کر دوں یا کسی پر اعتراض کر دوں یا خود کو قابل اور دوسرے کو جاہل بنیاد کر دوں۔ نہیں بلکہ میں خود نہیں جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں اعتراض کر دوں۔ میں خود میرا کور سے بھرا ہوں۔ پھر دوسرے پر نہیں ہوں۔ پھر دوسرے پر کیا اعتراض کر سکتا ہوں۔ بلکہ میں تو یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے سب بچے ہیں۔ جو کہ برائی اور غیب ہے۔ وہ اپنی ذات میں ہے مگر میں کو جواب دینا اور دشمنوں سے ٹکرا کر یا یہ کام اس شخص کا ہے۔ جو نفس بیکار ہو۔ مجھ جیسے آدمی دیکھ کر فرمت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور پھر مغز میں حسد سے زیادہ غولیں ہو جاتا ہے۔ اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرصت مل گئی۔ تو ضرور ان لوگوں کے امراض کا جواب دیا جاتا تھا۔ ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے کہ

جواب دہ بڑاں ہمشہ خاموشی

میرا دل نہیں بھولتا کہ اس وقت میں اس علم کی ہستی اور وجود میں تھا۔ وہ صاحبان مدبرانہ علم کے ہاں تھا۔ تو اگر میں اس کا پتہ نہ لے سکتا تھا۔ تو اس وقت

سیرتِ نبویؐ و ائمہؑ میں وقت ضائع کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ دینِ اہلِ حق کی نویاں اور اسکی حریتِ امتیاز کا قتل و کشتے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور مشائشانِ مسلم سمر زم کو سکھانا چاہتا ہوں۔ تاکہ وہ لوگ اسکی محبت و عشق کو حاصل کر سکیں۔ دنیا کو فیض پہنچائیں۔

[illegible]

مقرر و تھا۔

چنانچہ تمام درے کے لاک پادری خود قریب رہتے جس کیس نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ گھبرائے مومنین نے بڑے بڑے مسک امراض کو بہت سہولت سے عرصہ میں آرام کر دیا ہے۔ دہرے اور گونگے دم کے دم میں بالکل شند رست ہو گئے۔ جیسے کبھی شکایت ہی نہ تھی۔ شاید سے شدید درد کو کھلی کھیر میں کھینچ لیا۔ یہ تو کام حرف اپنی قوت اداوی اور پاسوں سے PASSES کے ذریعہ سے کئے تھے۔

لندن کی رابری انیشا تک سوسائٹی نے نبی خوب تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں معقول طور پر گھبرائے مومنین کے قربات کی کیفیت لکھی۔ اس کبھی کے الفاظ یہ ہیں کہ مرٹریٹ ایکس کے جسم میں یہ ایسی تاثیر پیدا ہے جس کے ذریعہ سے امراض کو فائدہ پہنچتا ہے۔ مگر یہ الفاظ ایک جہان دیدہ اور تجربہ کار شخص کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ جو نا تجربہ کاری کی دلیل ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر جاپٹس۔ تو اس تحقیقات کو رد و اعلیٰ یعنی گھبر و دنیا تک طرقات دیکھتے ہیں۔ کیونکہ جو کتاب آپ اُن کا دیا ہے۔ اس میں اس منہ کا پتہ ضرور ملے گا۔ خاص کر مذہب ہنود کے متعلق جو کچھ جی میں۔ اس میں بہت زیادہ مبالغہ آپ کو ایسی دیکھی۔ جس میں جابجا اسی کا ذکر کیا گیا ہو۔ سب سے پہلے آپ یونانی کتب اُن کا ذکر دیکھیں گے۔ تو آپ کو مذہبی کتابوں میں ان کے ہاتھ کی صحت بخش تاثیر کا بلکہ فوگہ تذکرہ ملے گا۔ ایک سو سن جو حضرت مسیح روح اللہ سے... سو برس پہلے گزرا ہے۔ ادا ہے وقت کا نہایت عالم نامی اور حکیم حاذق تھا۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے کہ اکثر امراض ایسے ہوتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ اکثر اوقات اس کے واسطے کشش نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اور مریض اس قسم کی صحت سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ مذہب سابق میں بھی نیند پیدا کرنے کیلئے رابریٹ پاس ہی خواب مسریر لوگوں کی اصلاح سے بہت مستحق تھی۔ اس کے علاوہ اور کاموں کے لئے بھی پاس پائے کا جسم پر یا اس کے قریب بے غیرنا مستعد ہے۔ اس کے علاوہ بھی جیوں کی پادری میں بھی ہے یعنی انسانی ایک اور اس کے علاوہ بہت سے کام ہیں جن کا ذکر اس کے پاس کیا جائے گا۔ جو ہر ذرا کتاب میں آپ کی نذر سے گزرے گی۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے جس کا سلسلہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تب سے برابر اس کے ساتھ ساتھ چلتا آتا ہے۔ یاد دہشت لفظوں میں یوں کہیے۔ کہ خدا نے پیدا کئی وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ یعنی بڑے بڑے بزرگوں اور عابدوں نے انہوں۔ اولیاء کو خداوند کریم کی لڑت سے عطا ہوتی رہی ہے۔ گو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں بھی یہ قوت موجود ہے۔ اور حجابات میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہی ثابت کہ اس قوت کا جاننے والا اور اس سے کام لینے والا خداوند اور ہی ہوتا تھا۔ اور اگر کوئی شخص چرتا بھی تھا۔ تو وہ اس علم کو اس طرح پوشیدہ رکھتا تھا۔ کہ اس کے بزرگ گوشہ فرا کے تک بھی اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے۔ سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم فیروز اور نادرک الدنیا لوگوں۔ بزرگوں اور عبادت گزار عابدوں کو عطا فرمایا۔ جس کے ساتھ ان کو یہ سکھ دیا گیا۔ کہ یہ علم استیلائے مذہب ہر ایک مفلوک کو فیض پہنچا رہا۔ چنانچہ وہ بزرگ دار دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ جو کہ یہ علم غفلت سے اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ ہندو دھرم میں اس علم کا اظہار شاستری کی گیا اور اس کے موجب بتایا جاتا ہے۔ جنہوں نے یوں مشائستہ بنایا۔ اور بزرگ شاستر کثافت شاستر

میں سے ہے۔ جس میں دید کار انگ ہے جس کو بڑے بڑے مہاتما مشائستہ گروشن چندر جیسے

یوگی اور دیگر رشی مہی پراچکار اس پر عمل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نبات

مراحل کی۔ اور لوگوں کو بھی نبات حاصل کرنے کا راستہ بنایا۔ اس کے بعد مسمریزم انگریز

نے جس کا ذکر مغلضہ ذہن کے باب میں اور دیا ہے میں کیا دیا چکا ہے۔ اس علم کو اپنے نام

سے لوگوں پر ظاہر کیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔

اسی روز سے اس علم کا نام مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمریزم اس علم کو عالموں اور بہادریوں سے

حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے طریقہ سب سے علم کو راستہ کر کے اس کا نام علم مسمریزم رکھا

چنانچہ جنگ مغلیہ تا فتح مرید علم مسمریزم کے نام سے مقوم ہے۔ خود راسل یہ علم وہی

نئے طریقہ علم ہے۔ جو مسلمانوں میں کئی سال پہلے سے مشہور ہے۔ اور اس کے

نئے طریقہ اور اس کے نام علم مسمریزم مشہور ہوا۔ اور اس کے

آیا مریض بے حس ہے یا نہیں۔ اگر مریض تیز حس ہے۔ تو صرف چند پاس کافی ہو سکتے ہیں جس سے عضو جیسے ہو سکتا ہے۔ جس پر عمل کرنا مقصود ہے۔ دہنہ اگر مریض طاقتور ہوگا تو زیادہ پاس کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اسکا اطمینان دیکھنے پر برقرار ہے۔ عامل کو لازم ہے کہ مریض کی طبیعت کو دیکھ کر پاس کرے۔ جبکہ پاس کی ضرورت ہو یا جتنے پاس میں مریض سپوش ہو سکے۔ اتنے پاس کرے۔ اس سے زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

۴۰ طویل پاس۔ ایسی پاس یعنی سرسرتا یا جڑیٹھے ہوئے معمول پر کئے جاتے ہیں۔ وہ طویل پاس کہلاتے ہیں۔ اور جو پینٹ پر عمل کر کے جاتے ہیں۔ انکو اٹنی یا دراز پاس کہتے ہیں۔ اگر کوئی مفاصلی پاس بھی کہتے ہیں۔ ان کے ذریعہ معمولی درمیں پر خوب مفاصلی طاری اور وہ بھی گہرا کیا جاتا ہے۔ ایسے پاس بہت اثر رکھتے ہیں۔ ایسے پاس سنب یا جذب امراض کے لئے ہی کئے جاتے ہیں۔ اس میں ہاتھ کو جسم سے نہیں ہرنے دینا چاہیے۔ ہمیشہ ہاتھ جسم مریض سے ملنا رکھا جائے۔

۴۱ کشش پاس۔ یہ وہ پاس ہے جس میں عامل کو قوت ارادی سے بہت بڑا کام لینا پڑتا ہے۔ ان پاسوں کی یہ غرض ہے۔ جو یا معمولی فاصلے پر ہے۔ اور عامل اس کی اپنی کشش ذریعہ اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ملا کر نہ دقت عامل کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے اور معمول کے درمیان ایک قدرتی سی ہے۔ جو علم کے ذریعہ معمول کو اس کی طرف کھینچ رہی ہے۔ اور اس دلی کار ایک سر عامل کے سینے میں اور دوسرا معمول کے سینے میں ہے۔ دونوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ عامل اپنے ضیل میں ایسی دلی کو دونوں ہاتھ بڑھا کر کھینچتا ہے۔ اور پھر اس دلی کو آہستہ آہستہ اپنی جانب کشش کرتا ہے۔ اس حالت میں سبکی بند نہیں رکھی جاتی ہے۔ بلکہ انگلیاں کسی قدر آگے کی طرف جھکی ہوتی ہے۔ اگر عامل کی قوت ارادی مضبوط اور متعین ہو۔ تو معمول خود کسی قدر فاصلے پر ہونا چاہئے۔ حقدار کا ریشہ میں معمول پر مڑی اور نادی کا اثر ہوتا ہوتا ہے۔ اکثر مرتبہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کینچنے کی بجائے قریب آکر دھنگا عامل سے نکل جاتا ہے۔ ایسے عمل کے وقت عامل کو بہت ہوشیار رہنا چاہیے۔ ایسے پاس اکثر جلسوں اور نشستوں میں موقوف بہت لطف دیتے ہیں۔

۴۲ دفع پاس۔ یا پاس دیا کشش پاس کو دفعہ بہ دفعہ کی تہہ کی معمول کی جانب کر کے دلی کشش سے دفع کر کے دلی سے ہٹا کر اس کے خلاف حرکت دو۔ گویا تم یا تھک کے ذریعہ اپنے سامنے دالے کو دھکے دے رہے ہو۔ اس کو اس کے خلاف حرکت دینا اور دفعہ بہ دفعہ

لوگوں کا یہ خیال درست ہے۔ کہ پانچہ اور نظریہ کے ذریعہ صدمہ یا رلیفوں کا علاج ہوتا ہے۔ اور رلیفوں کو صحت ہوتی ہے۔ بمطرح ایک شخص کا مرض دوسرے کو تنگ جاتا ہے اسی طرح اس کا دفعیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو جانور و غیرہ پر خاندان بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ اور جو شخص جانتا ہے۔ اس کا مرض جانور پر ناسکتا ہوں۔ میرے پاس آکر اس کا اطمینان کرنے جس کا جی چاہے۔ میرا تہذیبی ہی علاج ہے بہتہ عامل۔ اب یہ ڈیسیسٹر یا غرض الدین احمد ریاضی و پوری عامل سربراہ برکھائی قیج محمد قی صاف آنریری ٹیبلٹ و سیرین کشترا نارنگی لاہند

اصول مسمریزم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

ممول بالغ اور نوجوان ہو۔ فرلعبوت ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نیک نیت۔ فیاض۔ سخی۔ رحم دل ہو۔ قبول اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا سبلا ہو۔ بیوقوف نہ ہو۔ کسی قسم کا تشدد کرنے کا عادی نہ ہو۔ گولی پیشانی۔ جڑا سینہ۔ رسیلی انگلیں ہوں۔ وہ معمول بہت اچھا معمول چھوکتا ہے۔

عامل کے اوصاف

عامل بالغ ہو۔ جوان ہو۔ فرلعبوت ہو۔ مرد زیادہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ مذہب خواہ کوئی ہو۔ نیک چلن ہو۔ بدزلگہ نہ ہو۔ خراب عادت نہ رکھتا ہو۔ نشہ باز نہ ہو۔ سود خوار نہ ہو۔ حرامی نہ ہو۔ جھوٹا فریبی نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ خدا کا سچا پرست ہو۔ عقلمند ہو۔ پیشیار ہو۔ تجربہ کار ہو۔ مستقل مزاج ہو۔ عجلہ باز نہ ہو۔ فیاض ہو۔ کسی کا بُرا نہ چاہے۔ مظلوموں کو نہ ستائے۔ علم سے خلاف حکم خدا و قانون کام نہ کرے۔ خلاف وضع نظری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کر لیا۔ تو عمل تو ضرور اس کے کامیاب کر لیا۔ مگر ساتھ ہی اس علم کے بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیا نام ہو۔ جیگہ مرے وقت جتنے کی موت نصیب ہوگی۔ دونوں جہاں میں اس شخص کا نہ کلام ہوگا۔ اور اس کا نام نہ ہو۔ کہ اس کو ایک کام ہی معروف کرے۔ خلق خدا کو نایک نایک پہنچائے۔ خود تکلیف دہ نہ ہو۔ خود کو نیک نہ کہے۔ خود کو نیک نہ کہے۔

معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر ستر سال کے اندر ہو۔ تو اشتر ملبی ہوگا۔ معمول مسین فرغ بعدت نازک اندام مر جین جبر سے بدن کا ہو۔ کسی لغو بدن میں غیب نہ ہو۔ لشکر کی چیز کا استعمال نہ کرتا ہو۔ بالغ ہو یا بالغ نہ شادی شدہ نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ اگر مو تو جہاں مضائقہ بھی نہیں ہے۔ اگر مرد ہو تو خیر اور اگر عورت ہو تو نہایت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو۔ پاک صاف رہتا ہو۔ رنگ کندن یا گورا ہو۔ سیاہ رنگ میرا شر کم ہوتا ہے۔ سخت دل نہ ہو۔ سونا تازہ نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ زیادہ غصہ در نہ ہو۔ ہنس مکھ ہو۔ پاکدامن ہو۔ اگر عورت ہو تو باکرہ نہایت ہی شیک ہے۔ کیونکہ دنیاوی گرفت سے پاک صاف اور بجز ہوگا۔ اس پر ملبی عمل کا اثر ہوگا

اصول سمریزم

یا مانی اپنے معمول کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ مانی اپنے معمول کو توجہ سے یہ پیش کر دیتا ہے۔ بعد یہ پیش کرنے کے اس سے اپنے مطلب کے سوال کرتا ہے۔ دور دراز ملکوں کی باتیں معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے علاج دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں۔ ثابت ہوتی ہیں۔ مگر کو لازم ہے۔ چک رہنے کا زیادہ خیال رکھے۔ مانی پر فرس ہے۔ کہ اپنے معمول کی طبیعت کا پابند ہو۔ ملاقات طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول سے کسی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کسی قسم کے سوال کئے جائیں۔ تو غلطی ہو ہو جاتی ہے۔ شگاہی دریافت کیا۔ کہ ملاں ملک میں اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد دریافت کیا۔ کہ اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ تو ضرور ہے۔ مگر معمول کا مانی غلطی کر جائیگا۔ جس سے ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال کرے۔ اسی سے غلطی غلطی کرتا ہے۔ مانی جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

دوسرے نیکو میں وہ معمول بنے مانی سے بعد از اور ہر شیا پر کرنے کی درخواست کرے۔ تو ضرور اس کو ہر شیا پر دے اور ہر شیا پر لکھنے سے یہ معمول کو نقصان ملتا ہے

کہ میں تیری درخواست کو منظور کر کے تجھے رہیہ ار کرتا ہوں۔ تو اطمینان رکھ۔ اور فوراً غریب
کردے۔ سہول کو بیہوش اور ہوشیار کرنے کا بیان آگے کیا جائیگا۔

ایک غرض اور تمہید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ یہ کہ یہ تو بہت کو معلوم ہو ہی چکا ہے۔ کہ علم سمریزم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ بلکہ سابقہ
ہی یہ بھی بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ مہر کے باشندوں نے اس علم میں نہایت کمال
پیدا کیا ہے۔ مصری قوم دنیا کی نہایت قدیمی قوم ہے۔ اور تاریخ کے صفحہ ان کے عجیب و غریب
کارناموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ مصریوں کی عبادتوں۔ مندر اور مقدس مقامات کی
عبادت ایسی تصویریں آپ کو پیش کی ہیں جس سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ داخل اپنے عمل
بر سمریزم کا علم کر رہا ہے۔ اگر ایسی تصویریں ملیں گی۔ جن کی یہ کیفیت ہوگی۔ کہ ایک
شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے۔ جسے ہاتھ کی تین انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے
نیچے دلی ہوئی یہ خوب متناظر معلوم ہوتا ہے۔ ان کی طرح ہے۔ جس کو تصویر کے ذریعے
مصریوں نے بنایا ہے۔ یہ طریقہ ظاہر ہے کہ یہ درست طریقہ ہے۔

مشہور اور مشہور معروف مال اپنی کتاب "ہیرولیتھ" میں تحریر فرماتے
ہیں کہ علم سمریزم کو حقیقہ مصریوں نے سمجھا ہے۔ دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا۔
ہمارا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ سمریزم کی تاثیروں کا ذکر درج ہے۔
بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کیلئے کمرے اور مکان بنائے ہیں جنکو دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے۔ کہ وہ مکان طبی طریقہ پر تعمیر کئے اور سبائے گئے ہیں۔ جس نے ایک مکان دیکھا۔
جس میں ایک تصویر بنائی تھی۔ اس تصویر کی کیفیت دکھائی گئی تھی۔ کہ عامل اپنے معمول پر
علم سمریزم کر رہا ہے۔ اور علم متناظر مہر کے ذریعہ ایک شخص دوسرے کو پیرش کر رہا ہے
اسکے سر کی طرف یعنی معمول کے پیر کے نیچے ایک شکر انگڑا ہوا ہے۔ اور اندر سے اس نے مرنے والے
سر کو اپنے ہاتھوں کا سہارا دے رکھا ہے۔ جتنا یہ مطلب سمجھا جائیگا۔ کہ جو وقت معمول پر
ظاہر طاری ہوگا۔ تو وہ بخود مر جائیگا۔ اور نہ اسے اپنے غریب آئیگا اور نہ یہ۔ جس نے
اس کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ آئینہ سمریزم کے علم کا متناظر ہے اور اس میں کے
یہ باتیں صحیح ہیں۔

رفع اور در کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ پڑائی تازہ کنیں صاف طور پر اس بات کی شہادت دے رہی ہیں۔ اور قدیم یادگاروں سے اور وہاں کے رہاؤں سے ان صاف سہارا شہادت شہادۂ مادہ چیزیں ہی صحیح اور پکی شہادتیں ہیں۔ جو زبانِ حال سے تمام باتیں بیان کر رہی ہیں۔

اکثر عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا حوالہ دیا ہے کہ اس مسند پر ایسا معبد میں جو مرلین آتا تھا۔ وہ محبت پر مبنی تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں بالوس العناض الخناص جنکو طبیعوں نے جواب صاف دیدیا تھا۔ اور جو اپنی زندگی سے بالوس ہو چکے تھے۔ وہاں اگر صحت کھلی پائی ہے۔ ہزاروں اندھے سینکڑوں گونگے۔ اور بے تعداد ایسے مرلین جنکے جسم میں ہو چکے تھے۔ اس مسند میں داخل ہو کر صحت پائی ہے۔ روٹے، اٹکے۔ پیستے اپنے اپنے گھر گئے۔ مرض اس طول طویل نظر میرے برابر تصدیق تھا۔ کہ دنیا کی ہر ایک قوم میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کر لیتے۔ تو آپ کو میرے کلام کی تصدیق ہو جائیگی۔ اور فوراً پتہ لگ جائیگا۔ کہ واقعی دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثر شادی و فیروزہ کے موقع پر جھوکا جھلکی کی نئی روشنی دینے فضیلت خیال کیا کرتے ہیں۔ اس علم کا عمل کیا جاتا تھا۔ اور قریب قریب اس کا استعمال ہر دوری اور لازمی خیال کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی بدل گئیں۔ اور اب یعنی اس نئی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو حماقت کا قیاس لیا دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ جو لوگ اسکو حماقت کہتے ہیں۔ ان کے بزرگ جو اس حماقت پر عمل کر رہے تھے۔ وہ بھی احمق اور گاہڑی تھے۔ اگر انیسا تھا۔ اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہمارے پاس خاموشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کیا گیا۔ وہ بالکل درست اور بنیاد پرستی کے اصول پر قائم تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ سائنس سب سے پہلا اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل کوئی سائنس نہ تھا۔ پس جانتا چاہئے کہ انیل کلینزم علم طب کی کبھی یا اطباء کی کامیابی کا پائے۔ اور میں وہ ذرا جانتا ہوں کہ علم طب کو اتنا زور و جوش حاصل ہوا۔ جو اب تک آپ لوگوں کے پیش نظر ہے۔ میں وہ سمجھتا ہوں کہ جس کی بنا پر انہوں نے سائنس قائم کی۔ نہ کہ

انہما کرنے والوں کی اعلیٰ طاقت ہی سمریزم تھا۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہوگی کہ طب اور اس کے پسر مذہب ہی ہیں۔ جو سب سے قدیم ہونے کا دوسرے کر سکتے ہیں جبکہ ثبوت ہمارے پاس کافی تھی۔ زیادہ موجود ہے۔ اگر ہم اس جگہ تعین کے ساتھ لکھیں۔ تو ایک کتاب نئی داس معنون کیا واسطے درکار ہو۔ مگر جو صاحب دریافت کرنا چاہیں ان کو ہم بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ وہ لوگ مجھے پاس اگر مذکورہ بالا پتہ سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس وقت میں کتاب تکلف مفقود ہے۔ اس کے ہم اعلیٰ مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

تسا اور نافرین کو معلوم ہے کہ سمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جا رہا جاتا ہے۔ یا یوں کہیے کہ سمریزم کے آخری مرحلوں کا ہی نام کمر یا جادو ہے۔

طریق محل یا سمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض آیا نہیں ہے۔ جس کیلئے سمریزم صحت بخش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دونوں میں یہ بات جگہ پاگئی ہے۔ کہ سمریزم سے صرف نروس بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر نہیں یہ خیال غلط ہے۔ سمریزم سے کل بیماریوں کو نایہ بینتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ مگر نہیں ہم زور اور دعوے کے ساتھ اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ سمریزم ہر شخص پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر شخص ہر مرض اور اسکے مرض کو مؤثر ہونا لازمی ہے۔ جسکے ثبوت ہمارے پاس کافی واقعات موجود ہیں۔ اور نافرین کو بلا حیلہ اور تجربہ سے خود بخود اس بات کا یقین ہو جائیگا۔ اطمینان کیلئے ہم موجود اور زندہ ہیں۔ کہ سب سے علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں۔ جلد امراض کو نفع پہنچتا ہے۔ لہذا ان کے سبب لوگوں کا غم مٹا دیا جائیگا۔ جو خاص اسی کام کیلئے لکھنے گئے ہیں۔ تو بیکہ خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ وہ لوگ صرف سمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔

لندن سیرک انگریزی کو قائم ہوئے تیس برس کے قریب عرصہ ہوا۔ اسی عرصہ میں اس ہسپتال میں زخموں کی نوزح انسان تکلیف زدہ آتے۔ اور شفایاب ہا کر چلے جاتے ہیں جن میں لیسویں سو کھڑا کروں نے جناب دیدیا۔ آنکھوں سے شفا پائی حاصل ہوئی۔ یہی شفا نہ ہے جس میں انہوں کو بیکہ خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ اور نافرین کو نروس کہتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی پوری میں انہیں سمریزم سے شفا پائی۔ اور ہسپتال سے موت پرزوں کی جگہ پر آئے۔

کن کن دشوار مرضوں اور لاعلاج مریضوں کا آنگہ علاج کیا گیا۔ اور اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے

مشق پہلی

ایک سفید کافذ لیکراس پر سیاہی سے ایک گول نشان بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔
اس کافذ کو دیوارس آویزاں کر دو۔ اور اس کے مقابل بیٹھ کر اپنے کو خیالات دنیاوی
سے پاک کر کے ہر تنہائی کی طرف اپنی ساری توجہ مرکوز کر دو۔ اور اس سیاہ نشان
کو کیاں اور برابر دیکھتے رہو۔ گلاس طرح کر نہاری تاکہ نہ جھپکے۔ اور جب تک نہاری نظر
تایم نہ سکے۔ اس وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر قائم رہے۔ اور کچھ میں پانی آنے لگے
اس وقت دیکھنا سوتف کر دو۔ اسی طرح روز بروز اپنی پرکٹیس بڑھاؤ۔ یہاں تک اپنی مشق
بڑھاؤ۔ کہ ایک گھنٹہ تک نہاری مشق پورنچ جائے۔ اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے
دیکھ سکو۔ اس کے واسطے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ کافذ کو دیوار میں یا جہت میں لٹکا دو۔
اور شمال کی طرف منکر کے دوازہ سو بیٹھ جاؤ۔ اپنے خیالات کو ایک جاسح کر کے جب کیسولی
حاصل ہو جائے۔ تو اس سیاہ داغ کی طرف نگاہی باز نہ رکھو دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے
کہ آنکھ نہ پٹکے۔ جب نہارا غن غمت ہو جائیگا۔ تو دہی سیاہ نشان رفتہ رفتہ رنگ تبدیل کرنے
شروع کر دیگا۔ یہاں تک کہ ناکہ رنگ بزرنگ کے رنگ اس میں نظر آئیگے۔ کبھی سفید۔ کبھی سبز
کبھی سرخ۔ کبھی نیلا۔ اگر اس عرصہ میں جب تک مشق کر رہے ہو گے۔ نہاری آنکھیں بھی بند
ہو جائیگی۔ تب بھی تم کو دہی نظر آویگا۔ جو تم کو آنکھیں کھل سونے پر نظر آتا تھا کبھی ایسا ہوگا
کہ وہ سیاہ نشان سبز سوزن نظر آئیگا۔ اور کبھی روشن چاند۔ اور کبھی ایک گھٹ نہاری نظر
سے اوجھل ہو جائیگا۔ جس وقت مذکورہ باتیں پورے طور پر عمل میں آئے تھیں۔ تو سمجھ
لو کہ تمہارا عمل غمت ہو گیا۔ اس وقت دوسرا مشق شروع کر دو۔

دوسری مشق

کئی خزانے میں رہ کر ایک کو پناہ معلوم کر دو۔ اپنے خیالات کو صبح کر کے قائم کر دو
اپنی توجہ کو اس کی طرف مرکوز کر دو۔ جتنا تمہاری اپنی قوت جاوڑاں پر توان کر اس
خیال میں رہ کر صبر کر دو۔ اور اسے دیکھیں اس میں اپنے کو کھینچنے کی جگہ دو۔

کہ جس چیز کا تصور باندھو گے۔ اس کے متعلق یہ معلوم ہوئے نہ گئے۔ کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اس کے یعنی حامل کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے۔ اور اس کا شکم بجالانے کو بالکل مستعد ہے۔ پس سمجھ لیجئے کہ اس کا عمل پور ہوا۔ اور وہ اس چیز پر قابو حاصل کر چکا ہے۔ اس کو استعمال کئے۔ نیک طریقہ پر۔

یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ عمل کرنے میں تھک ایک کام کا بھی نہ ہو۔ ورنہ عمل میں خامی رہ جائیگی۔ بلکہ تمام محنت جھجھک کر چکا ہو جائے۔ رانگن جا بیگی۔ اور نئے سرے سے بھی پھر محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہیے۔ جس کا عمل پڑھنا پڑے۔ وہ بھی صاف ہو اور خوشبوؤں سے ملبوس ہو۔ بل بھی خوشبو جات کا استعمال کرے۔

تفسیر ہمزاد کا طریقہ تیسرا

اکثر لوگوں کو یہ ہم سوار ہو گیا ہے۔ کہ ہمزاد تفسیر کر نیلے لئے اکثر بڑے اور بڑا اہمال کرنے پڑے ہیں۔ جس سے مذہب کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ مثلاً بیت الخلا میں جھیک کر عمل پڑھنا۔ یا غسل رہنا۔ یا من فیہ من جانا۔ (قرآن مجید) سے ٹکڑے ٹکڑے وغیرہ وغیرہ مگر یہ سب غلط اور محض غلط ہے۔ اس پر پردہ یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب ہمزاد انسان کے قبضہ میں آ جاتا ہے۔ تو اس کا عمل کو ہی متنبہ اور زندگی کے خیرین کر دیتا ہے۔ اور مرتے وقت بھی انسان سے بدسلوکی کرتا ہے۔

یہ جو کچھ بیان لوگوں نے گھڑ لکھا ہے۔ یہ درست ہیں۔ مگر تفسیر کے واسطے نہیں جو اصل اس علم کا نام مغنی یا جادو ہے۔ جو اصل غلیظ چیزوں سے اپنی ندرت حاصل کرتا ہے اور اس کے موکل ایسی ہی اٹاؤں سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر اس علم سے اور تفسیر سے کوئی فتنہ نہیں ہے۔ تفسیر عمل زدہ حافی ہے۔ جو پاک علم کے کب جائے۔ ناپاک چیز اس کے پاس تک پہنچنے نہیں پاتی ہے۔ اور کجا کہ خود انسان ناپاک ہے۔ بیت الخلا میں عمل پڑھے۔ یا من فیہ من جانا۔ (قرآن مجید) کے قبضہ میں آ جاتا ہے۔ جو یا تو لوگوں کے گھڑی ہے۔ جب آپ نوگ تفسیر کا نام معلوم کر سکتے۔ تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا کلام کہاں تک اعتبار کے قابل ہے۔

FREE AMLIYAAT BOOKS
https://www.facebook.com/groups/freeamilyatbooks

ہمزاد اور ان کی اضمحونی بیان

ہزار ہا بھی کنی قسم کا ہوتا ہے جس کا حال آپ کو اسی باب میں معلوم ہو گا
 یہی قسم: جملہ کو ایک جسم لطیف ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جو جسم عام طور پر آنکھ سے نظر
 آتا ہے وہ جسم خاکی ہے۔ یاد دہرے لفظوں میں جسم لطیف کہنا سکتا ہے۔ اور اسی کو مجسم
 بھی کہہ سکتے ہیں۔ روح کا جس جسم میں قید رہنا انسانی زندگی ہے۔ تو یہ جسم انسانی پیچیدہ اور
 نادر روح ایک پرندہ جیسا ہے۔ جو اس میں قید ہے۔

ایک روحانی عالم کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی کیبھی افاق جسم کو تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر مل کے چوبیس گھنٹے میں جا سکتا ہے۔ کسی خارجی امداد کی مدد بغیر ہزاروں کوں کا نا مسلے کر سکتا ہے۔ تو یہ بات ظاہر طور پر کسی قدر ناممکن جو۔ مگر انسان سے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے۔ کوشش سے خدا تک مل جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو ناممکن خیال کرتے ہیں۔ کبھی نہیں مانتا ہے۔ اور فرد ممکن ہے۔ شیعہ مسلمان عارفین نے بزرگ اس کو جسم لطیف یا روحانی کرشمہ۔ روحانی جسم کو جسم لطیف یا کتے میں۔ اور بزرگ دیوگی۔ ایک خیر و شر کو شہر مقرر کیا ہے۔ چپا کر کے جسم کو کنا پوں میں نکلتا ہے۔ اپنے بزرگ کے آئندہ روحانی اس جسم کی سنی ہوگی۔ کشت زما کے میں کسی بادشاہ یا عالم نے فرائض فقیر یا بزرگ کو تیرا دیا۔ اور تاریک کو شہر میں بند بنایا۔ اور وہ کچھ عرصہ کے بعد اس کو پھر شہر میں آزاد کر دئے یا لگیا۔ جب کو شہر کی کھول کر دیکھا۔ تو فقیر نے خود کو دیکھا۔ یا کوئی شخص ابھی حکمت سے دلیل میں ہوا۔ ہو کر آیا۔ جس فقیر کے پاس گئے۔ اس میں چھوڑا کھانا اس کو دیا۔ اس میں اگر باں بھی اسی طرح میرے دیوگا۔ انگوں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ فقیر تو عرصہ سے دی میں رہتا ہے۔ کبھی باہر نہیں گیا۔ اس شخص کو سخت لہجہ ہوا۔ جو اپنے پیچھے کر دیا۔ اس کو کھانے میں دیوگا کہا۔ توگ میں اس کے پیچھے۔ کہ یہ فقیر دینی کے باہر نہیں گیا۔ اگرچہ یہ کہ توگ اس بات کو تسلیم کر لیتے۔ اور اس میں وہ ایک جہت سے اس کے باہر نہیں گیا۔ کے کھانا دیا۔ شہر میں۔ تو توگ بہتر اس۔ وائیں کے تاجی نہ ہوئے۔ یہ ہم صاف اور

Free ebooks at www.freebooksbooks.com/groups/freeantistatistics/

کر سکتا ہے۔ اپنے معقد جسم کو قید کے باہر بھی نکال سکتا ہے۔ اور وہ دروازہ مالک میں
 بھی داخل ہو سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ اسکو یہاں موجود پائینٹے اور جہاں کی مخلوق وہاں حاضر
 دیکھ سکی۔ یہ سب کچھ جسم لطیف کو کر سکتا ہے۔ مادی جسم کو نہیں کر سکتا۔ نہ مادی جسم کو قبر کے
 نکال سکتا ہے۔ اور کام زندہ آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اعلیٰ جسم وہ ہے۔ جو کوٹھڑی کے اندر کھولنے پر پاپا گیا۔ اور دوسری قسم
 ایک اور ہے۔ جو جسم غالی ہے۔ وہ آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پاپا گیا۔ یا اپنے ٹکڑے میں دیکھا۔ اور
 پھر وہی نہیں بھی موجود تھا۔ وہ کہا تھا۔ جسم خیالی۔ مہذب لوگ اس کو ریٹوڈپ بھی کہتے ہیں۔ جسکی
 اصلیت اس طرح ہے۔ کہ عامل اپنی قوت ارادہ کی سے اپنے مختلف جسم لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔
 اس جسم میں اوپر اصل جسم میں بالکل تیسرے نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح ایک ہی وقت میں کسی جگہ خود کو
 موجود دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ جسم
 یعنی جسم لطیف سے درجہ کمتر ہے۔ اور جہ اعلیٰ نہیں۔ اسکی کام نام نظر بندی بھی ہے۔ یعنی عامل ایک
 نئی چیز کو مختلف شکل میں لوگوں کو دکھا سکتا ہے۔ مذکورہ بات دونوں طریقوں سے ثابت ہوتا
 ہے کہ قلب کی یکسوئی اور قوت ارادہ والے خیال اعمال پر غالب آنا حاصل کرنی ضروری اور
 لازمی ہے۔ لہذا ہم پہلے اسکو بیان کرتے ہیں۔

(قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں)

۱) جو کام شروع کر دے۔ اس میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ
 چلے کوئی ٹھکانہ اذیت بھی نہ ملے۔ تو تم اسکو بھی محسوس نہ کر سکو۔

اگر اور لوگ دیاں نوچہ دیکھی ہوں۔ تو تم اس پر حیران ہو جاؤ۔ کہ تمہیں ان کی موجودگی
 کی خبر نہ ملے۔ اور تم کو یہ معلوم ہو۔ کہ جیسے سوا یہاں اور کوئی کہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہوگی۔ مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائیگی
 کہ جب تم کو اس کی عادت ہوگی۔ تو یہ تہوار کی عادت میں داخل ہو کر بعد کی بات ہو جائیگی
 ایک شوق حقیقی کے سرشار کی زبان سے میں نے خود یہ کلمہ سنا ہے۔ کہ عشق مجازی اور ریشمی
 عرفانی نے عارف لوگ اختیار کرتے ہیں۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو۔ کیونکہ عشق مجازی
 عشق حقیقی کا رشتہ ہے۔ جو کھل کر عشق حقیقی کے نامزد وراثت کر سکا۔ وہ حقیقی معشوق
 کی نامزداری سطح کر سکتا ہے۔ اور ہر معشوق میں یہ وارثا۔ اعلیٰ وارث حاصل کر کے نکلا۔

وہ سبباً سطح کل روشن نہ ہو جائے۔ اس سے اُن کی مقناطیسی قوت بڑھ جائیگی۔ اور قلب کو بھگتی حاصل ہوگی ہمزاد کو نسخہ کر نیکا پہلا طریقہ

مشاب کی ایک تل لیکر اس کو اپنی دہنی نل میں دباؤ۔ مگر سطح کے اس منہ آگے کی طرف ہے۔ اور اس وقت تک جبکہ سورج نکل کر اچھی طرح اوجھا پھنکا ہو۔ اور تمہارا عکس سایہ جو تمہارا سر جو تمہارے تلوں سے کہانہ کم چار گرنے کے فاصلے پر ہو۔ اور تاریخ شنبہ۔ یا یکشنبہ کو کسی کھلے میدان میں جاؤ۔ مگر ایسا میدان ہو۔ جہاں مگر آدمی کا گذر نہ ہو سکے۔ اور مل پر چھٹے کیڑے کوئی محل نہ ہو سکے۔ تجلیہ ہو یا پخت کو مشرق کی جانب رکھو۔ اور پیسے پر معلوم کرتے ہیں یا پچیس قدم کے فاصلے پر کوئی پسیل کا تخت ہے۔ کیونکہ اس کا سوتا نہایت بڑی اور لاری ہے۔ بعد ازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر جماؤ۔ اور جب تمہاری نظر اچھی طرح جم جائے۔ تو بلا کسی سری طرف ٹپکنے کے یہ اسم پڑھو۔

صحة خذات الشياطين

اس عمل کو ایک گھنٹہ کامل پڑھتے رہو۔ اس کے بعد حفظہ اشکار سامنے والے پسیل کو دیکھنا چاہیے اس وقت تم کو پسیل کی چوٹی پر ایک بیڑا دل سایہ نظر آئے گا۔ بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی تیز ہو۔ اسی طرح وہ شخص روز بروز قریب ہوتی جائیگی۔ اور نیچے آتی آئے گی۔ جسے اگرچہ نیک روز میں وہ خبیثہ تمہاری صورت میں تمہارے سامنے آئے گی۔ اس وقت میں ہمت نہ ہارو۔ شیشے کا کاک تھول کر بائیں ہاتھ سے بوتل اس کے منہ سے لگا دو۔ یعنی آدمی آخریاد دوران عمل میں خود مشرب پی جاتے ہیں۔ اکیا وجہ سے ان کا عمل ادھر وادھر جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے۔ جس سے تمہارا ہمزاد تمہارے قابو میں آجائے گا۔ یہ صحیح ترکیب ہے۔ اگر بدایت کے بموجب بلند راستہ کیا جائے۔ تو کیا ممکن ہے۔ کہ تمہارا ہمزاد تمہارے قبضہ میں نہ آئے۔ انہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ انسان نادرک الصلاوات ہو۔ کیونکہ تو یہ عمل رومانی ہے۔ مگر ہمزاد کی مثال خود خبیثہ ہے۔ اسلئے وہ نیک عمل سے تاباں نہیں آسکتا۔ اس کا تادمہ یعنی منتر کی مثال ہے اسلئے ہمارا کام ہے۔ کہ ضابطہ سے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بچائے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس عمل کی طرف انکسار نہ لائیں۔ وہ جس عذاب کا ذمہ دار نہ بنیں۔ اُن کی اپنی ذات ذمہ دار ہے۔

دوسرے طریقہ لسنیچر خیراد کا یہ ہے

جو عمل ہم اس جگہ دیکھ کر نے گئے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شبہ سے دوسرے شبہ تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس لمبھوٹی مدت کی محنت میں ہم مزاد جلدی نالینک جینر انسان کے قبضہ میں آجاتی ہے۔ جو ہفتہ انجیل کا بادشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزا کا آفاکر سنا گئے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ شبہ کے سوز کی وقت چینی مٹی جھکوا کٹی مٹی کہتے ہیں۔ لاکر اسکی چالائیوں کو لیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول نہ رکھو۔ بلکہ بیضیوں کی رکھو۔ جس کا قطر نصف انچ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کر دو کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہوئیں۔ تو آگ پر خشک کر لو پس جب رات کا پہلے حصہ گزر چکے۔ اور تمام کاموں سے فراغت پاؤ۔ اس وقت اپنی پشت پر بیٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور غصہ میں مبتلا نہ رہاں۔ دوسرا آدمی تہا کے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام بھی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم نام نہ ہو کر اور غلیہ کا اطمینان کر کے بیٹھو۔ اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو

فائدہ جلیلا

اس اسم کو شتر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پر پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کو اپنے سایہ کی گون پر جاتے رکھو۔ وہاں سے جدا نہ کرو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری آنکھ نہ تھکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرہ میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو۔ کہ نہ تو کوئی شخص اس صبح میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو ورنہ جس وقت بیدار ہو۔ تو ان تمام گولیوں کو کسی ایک کنوین میں ڈالو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ کہ کنوین پر جلتے فتنے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کوئی شخص ہاں نہ پہنچا ہو۔ کہ کنوین سے کسی سے بات نہ کی جائے۔ اس صبح میں آتے اور جاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنی ہی ضروری کام نہ ہو۔ اس کی بے ادہ نہ کرو۔

عمل کرنے کے دوران میں تمہیں خوشاک صورتیں نظر آئیں گی۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیونکہ عمل کا منحل ہو کر اڑیگا۔ خوف ملائیگا۔ کہ کسی طرح تم میں سے کوئی فرد نہ ہو۔ مگر تم میں سے کسی کے مطلق پر وہ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ مائل تو ایک ہفتہ تک ہر شخص کے ساتھ رہنا۔ یہ عمل تمام آدمیوں پر کرنا چاہیے۔

FREE AMERICAN BIBLE SOCIETY

یہ عمل تسخیر ہزار واقعی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطانی برستی سے قابو میں آنا سے مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ یہ کام مسلمانوں کے مذہب کے باطنی خلاف ہے خدا مسلمانوں کو اس سے بچائے گا کیونکہ یہ کی تو فیق مطاف نامے۔ آمین ثم آمین

طریقہ تسخیر ہزار کے تسخیر کا

اس عمل میں ایک کے حساب سے یا ہندوں کے حساب سے عامل کے نام کے علاوہ لکھے جاتے ہیں۔ اور پھر اسمیں عین اور قبح کئے جاتے ہیں۔ اسناد اصل تین لکھ نہایت زیادہ اپنے نام کیساتھ ملا کر مثل یا اگر کے چھ چوٹیوں تک بٹھتے۔ اسمیں ایک دن نماز نہ پڑھتے مگر مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل نو چند ہی جھوٹات سے شروع ہوگا۔ جسوقت چھ چھٹے خوشی سے گذر لے۔ ہزار تبارک طبع فرمانبردار ہو جائیگا تمہارے علم سے گردن نہ پھر اڑ جائے تب اسے خرواں کو حکم تمنا دے کہ کچھ کرے گا لایگا۔

طریقہ توکھا تسخیر ہزار کا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب پڑھنا اور جب فی نیا کام شروع کر دو پیشہ رہا ہو۔ جب تمہیں ان دونوں باتوں کی خوب مشق ہو جائے۔ تو قمری جیسے کی طرح ماہ میں یعنی یکم سے تیسرے روز تک۔ میں اس طرح کہ گردن خانہ مکان کے صحن میں تنہا آفتاب کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو۔ اپنے سایہ کی گردن کو توجہ سے دیکھتے ہو اور نگاہ کر کے اسم پڑھتے رہو۔

یا ہمزاد قبضہ نامہ اچھکھا

قمر پاک نہ جھپکنے پائے۔ جسوقت اسم پڑھو تو کاغذ کی ڈلی میں منہ کی اپنے درمیں ہاتھ میں رکھو۔ اور بار بار مٹھی کی کھول کر اس ڈلی کو دیکھتے جاؤ جب آگے آئیں دفعہ پڑھو۔ تو اس ڈلی کو زور سے اپنے سایہ کی گردن پر پھینک دو اور اس ترصہ میں برابر تین منٹ تک آٹھ کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ عمل روزانہ چار تین روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیے کاغذ کی ڈلی روزانہ نہی کی چاہیے اس ڈلی کو اسی جگہ میں پھینک دو۔ بعد ازاں تیس روز کے جب اسم ختم کر چکو۔ تو اس جیسے شد کاغذ زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گذرنے پر تپہ میں آسمان میں ایک بڑی جڑ نظر آئے گی۔ اور دھڑ دھڑا اسی شکل اختیار کری گی۔ اور روزانہ پڑھو جو تو بھائیگی۔

جی تو اس عمل روزانہ کھانسی سے روکتا ہے۔ پس آئینہ اور رقم سے جواب سوال کریں۔ یہ کار باطل آگے نہ بڑھائی دو مگر اس کی سہاوا سے بچنے کی ضرورت ہے۔

کیسا ہی کام کو نہ ہو۔ مگر تمہیں نہ بلایا جائے۔ میں مجھے کے بعد مکاں میں دھوپ آجائے۔ کوئی درخت و فیز کا سایہ نہ ہو بلکہ اس وقت ہلکا نہ پڑھو۔ جس وقت مطلع ابر آلود ہو۔ اگر کسی روز ایسا ہوا تو آجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نہیں ہو سکتا۔ کہ مل کو نہ مل کر دو۔ بلکہ آئینہ سامنے رکھ کر مل پر مصفا چاہیے

یا ہمزاد تفسیر ہمزاد کا روحانی پاک سما الہی خاص مسلمانوں کی واسطے

ایک سیاد کا مذکر اس کے ذر و نشان پس کے برابر نہالو۔ اور اس کا غلہ کو ایک چوکی پر لٹا دو اور جس سے بعد مینہ کر اس کو بین غصہ کامل دیکھا کرو۔ مین روز کے بعد تنہا مکاں میں اس نشان کو منتقل کر دو جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آئے۔ ایک چراغ میں روغن ریچھ لگی چنی بھر کر عورت خود اور عورت کے ہاتھ کی بنی بنا کر ہمیں روشن کرو۔ اور اپنے مقابل مٹھ کر یہ برخصا نہ کر دو۔

یا ہمزاد تفسیر ہمزاد تفسیر

چودہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی فوسٹ ایک سایہ پیدا ہوتا معلوم ہو گا۔ حتیٰ کہ دھماکا چلیس لغز کے اندر و نشانی مشکل اختیار کرنی شروع کر دینگے۔ اور ٹھیک نصف تمام مل کے بعد وہ سایہ تمہاری مشکل بھر کر تمہارے سر سے آئینہ ہاں روز عمل شروع کرو۔ اس روز ایک بڑا قدر بشیشہ کا لپٹے برابر رکھو۔ اور اس کے ساتھ تھوڑا سا موم بھی رکھو۔ جس وقت وہ سایہ تمہاری مشکل میں تمہارے پاس آئیگا۔ تو آئے ہی تم سے حوال کر لینگا۔ کہ میرے ہم شکل کی پٹے ڈننے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تم اسے کہہ کر میں میرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ میرا مشوق نہ بن جائے۔ چوتھو تو یہ فرما ہے۔ عجب سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے قریب میں نے تجھے بلایا ہے۔ کہ ہمیشہ پاس رکھو یہ حوالہ سن کر وہ جو تباہ دینگا۔ کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے۔ تو کسی ایسے شخص میں عورت سے کہ عجب سے عشق کر کے کیا پائیگا۔ تو فانی میں آتش تیز زہرناہ مشکل ہے۔ ہاں تو کہے۔ تو میرا ہم عشق پیدا کروں۔ جبکہ یہ تھوڑے عشق سے باہر آئے۔ اور اسکی محبت میں رہو نہ ہو۔ اس میں چار تہیں ہیں۔ پہلی کہ میں سے ہو کر کسی سے عاشق نہیں۔ اگر تو چھوٹے عید کی طرح اور بھی ہے۔ تو جبکہ یہ تھوڑے عشق سے باہر آئے۔ اور اسکی محبت میں رہو نہ ہو۔

میل خیال بدل سکے۔ تو غرار نہ کر میری آنکھ میں آجھے اپنی دوری سے نہ سنا۔ وہ جواب دیا۔
 اے فانی تہہ کچھ اپنے تراشے سے باز آ۔ اگر میرے کہنے کی مطابقت مل کر گیا۔ تو سب کچھ پا گیا۔
 بچت بیگا۔ تم جواب دو میں ہرگز باز نہ آؤں گا۔ تیرے عشق سے باق نہ اٹھاؤں گا۔ اگر تمام
 جہان کی بادشاہی ملے۔ جب بھی تیرے عشق کے مقابل میں میں اس پر بھی خیال نہ کروں گا۔ اس
 کے بعد پھر اسم پڑھو۔ سایہ کہیگا۔ دیکھ ظالم مجھے نہ سنا۔ باز آ۔ تم کہو۔ یہ میرا آنکھ داپے
 جلدی آ۔ ساہ۔ اچھالے کیرے چہینے والے تو نہیں ملتا۔ تو نے میں تیرے آنکھ میں آسکو
 شہ ہوں۔ یہ کہ کر سایہ لہاری طرف جھٹکے گا۔ تم اسکی گردن اپنے دینے ہاتھ سے پکڑ کر اس
 شیشے میں داخل کرو۔ وہ ہرچہ شور مچا دے گا۔ کہ اسے ظالم کیا کرتا ہے۔ مشتاق کی جان
 لپیٹے ہے۔ اے میں راجا ہوں۔ مگر تم ایک خیال نہ کرنا۔ خود اسکو شیشے میں بند کر دینا
 وہ ذرا ہاتھ پاؤں نہ مارے گا۔ شیشے میں اترتا جاوے گا۔ البتہ منہ سے بہت شور مچا دے گا۔ جب
 وہ وہاں بند کر اس شیشے میں داخل ہو جائے۔ اسوقت اس شیشے کا منہ موم سے بند کر دو۔
 مگر خیال ہے۔ کہ اسے اس طرف سے بند کیا جائے۔ کہ مطلق چوڑا نہ نکل سکے۔ ورنہ فک ہمار
 قبضہ سے نکل کر تنکو بہت ساڑے گا۔ پھر کالو میں آئیے۔ شیشے میں نہیں۔ اگر جان کا نقصان ہو
 شیشے کی لالہ ہے۔ اس شیشے کو کسی محفوظ مقام پر دفن کر دو۔ تاکہ کوئی شخص اسکو نکل نہ سکے
 یا کسی ہمدرد سے ٹوٹ نہ جائے۔ پس پھر ہر وقت اسکا قبضہ میں اور تہہ انا لہو رہے گا۔ جگمگ دے
 باپ میں اسکی نقیل کرے گا۔ مگر شرط یا غافل کے خواص اور ہر آیت

سائل کو چاہیے۔ کہ ہمیشہ پاک جاف ہے۔ خوشبو کا استعمال عمل ٹھننے کی وقت ضرور
 کرے۔ لباس جاف رکھے۔ مکان میں ٹھننے کی واسطے کھولے۔ (۱) منشی چنیز ونگا استعمال
 کرے۔ (۲) مدد محبت سے پرہیز کرے۔ (۳) عورت کی محبت سے پرہیز کرے۔ (۴) یا بل
 میں حجامت نہ کرے۔ (۵) غذا کم کھائے۔ اور پانی غذا کا استعمال کرے۔ غذا جلدی ہیشم
 ہو نواہی ہو نہ وہ گوشت سے پرہیز کرے۔ (۶) پیاز نہ پسے۔ جلدی۔ اور ک۔ شہرے خارج۔ گرم
 مصالحہ اگر چھوڑ سکے۔ تو قاتی چھوڑ دو۔ ورنہ کم ضرور کر دو۔ (۷) سخت سخت کا کام نہ کر دو چیت
 کرے۔ (۸) بل نہ کرے۔ (۹) بل نہ کرے۔ (۱۰) بل نہ کرے۔ (۱۱) بل نہ کرے۔ (۱۲) بل نہ کرے۔
 اور ہر آیت

۱۵) خمس مذاق سے ہڑکا کر دے۔ نہ کوڑا بالا، بائیں عامل کبواسٹے لڑتی ہیں۔ یہ بات یہ بھی خیر ہے کہ
۱۶) صبح اور شام تفریق کر دے۔ قدرت کی نیامنی سے فیض اٹھاؤ، دل بڑاؤ۔ اسکا حاصل کو فروغ دے
کہنا چاہیے (۱۷) جھوٹ مست بنو (۱۸) کسی ظلم مست کر دے (۱۹) ہر ایک مال نہ کھاؤ (۲۰) جس چیز پر
تنبہ لایا نہ ہو۔ اسکو حاصل کر کے کوشش نہ کرو۔ دانا سے پرہیز کر دے۔ یہ بات کو فروغ دے۔ اسکا
خیال خیر رکھنا چاہیے۔ معمول کے خواص اور ہدایات

۱۔ اممول خرقہ صورت سنیک ستر بہ جلیں - نازک طبع - نازک اندام چون چاہیے - (۲) مذنب کا سوال نہیں - خواہ کوئی شخص جو - (۳) جامع زیبہ و نور ہو - تو بہت مناسب - مگر بارہوی عین سال کے اندر مرچو - (۵) اگر مرد ہو - تو راکا جو جس کی عمر تیز سال کے اندر ہو حسین ہو - نازک طبع - نازک اندام ہو - المرض چھ صفت عموماً ہو - تمام تمام سنیک خوبین موجود ہوں (۶) اممول اور عامل کے سودا گر کوئی نہ ہو - تو مل جلدی اثر کرتا ہے - اگر گواہی مفقود ہو - تو کوئی ایک شخص جبکہ عامل پسند کئے - موخر ہو - کہ خود طبع سے بزرگ رہتا چاہیے - نانہ ہم بڑھے وقت کوئی فصل نہ ہو سکے وہ اس کو چاہیے - کہ اچھے لباس پہن کر دوس پر خوشی کا استعمال کئے - ہر طرح خود کو آرام سے چلنے پھرنے کے لئے - بل کی بات میں داخل نہ فے - اگر داخل دھج ہو کر فے - تب بھی ہوں نہ کرے - (۷) اگر داخل دریا داخل کے کام میں تو عمل رائے و جینیہ ہو - زمین کی بنیاد کا نقصان ہے - (۸) ہر طرح خاص کے معمول کو اسکی مرض سے جاننا چاہیے - (۹) عمل معانی کا یہ خاص ہو چاہیے - ایسا ہی دور و قاسب ہو - تب مثل خوب ہو تا ہے -

لنگا و بختہ اور زور اور کر سکا طریقہ

[illegible]

عورت اور مرد دونوں اہل قسطنطنیہ ہیں

یہ فرزدی نہیں ہے۔ کہ حرف مردی اس علم سے فائدہ اٹھائے۔ بلکہ عورتیں بھی جتنی فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ جب کہ مرد اٹھا سکتے ہیں۔ یہ نہیں دیا تاہم عورتوں کو بھی عمل کرنا ہوگا۔ جس پر کہ وہ کون کونسا کتاب سے جانے لے کر اپنے آپ کو تعلیم دے کر خودی دلا دے۔

مسیرِ نرم کا اصلی راز یا اثرِ یونگی جو

۱) وہ لوگ ہمنسہ کرتے ہیں (۲) وہ لوگ جو مجلسوں میں اسٹیج پر مقابلے میں آجاتے ہیں (۳) وہ لوگ جو مسیّرِ نرم کے دچہ سے لڑکھیں (۴) وہ لوگ جو اسکو ایک کافی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (۵) وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے مگر مسیّرِ نرم کو جہان نام کرتے ہیں۔ (۶) وہ لوگ جنکو اس بات کا یقین ہو کہ ہم پر مسیّرِ نرم اثر نہ کر سکتا۔ (۷) جو قلب کو بیکھو نہ رکھ سکے ہوں (۸) جو نشہ کا استعمال کرتے ہوں۔ یا کچھ ہوں۔ (۹) لڑائی ہوں۔ (۱۰) لڑائی ہوئی (۱۱) یا بد اعتقاد ہوں (۱۲) یا مہیج نسل ہوں۔ ان لوگوں پر مسیّرِ نرم کا اثر نہیں ہوتا۔ جبکو لوگ کہتے ہیں کہ عامل کچھ نہیں جانتا۔ مگر نہیں معلوم کہ معمول میں نقص کچھ اس میں مل سکا یا نہ ہو ہے معمول کا متاثر کرنا کمالِ طریقہ

مسیّرِ نرم کو نیچے پہلے عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے معمول کو خوب اچھی طرح اس بات کا یقین رکھتا کہ اس پر مسیّرِ نرم فردِ عمل کر لگتا۔ اور عاملوں کے واقعات سننا اس کے دلیں مسیّرِ نرم کی گفت پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کو یقین ہو جائے کہ فردِ مجھ پر مسیّرِ نرم عمل کر لگتا۔ مگر اس کا دل بد اعتقاد رہا۔ تو بزرگ اثر نہ ہوگا۔

معمول کے خواب راز کے طریقہ

عامل جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہے۔ اس پر اس طرح عمل کا بخند کرے کہ اپنے وہ فعل یا عادت معمول کے سر اور چہرے پر سے اس کے پیٹ اور پاؤں تک اٹکے۔ اور بدن بیلور کھینے کے ثانی ہے کہ عامل کا ہاتھ معمول کے جسم بلکہ لباس تک کو نہ گھنے پائے۔ اور نہ اس قدر اس مسئلہ پر جو کہ اثر نہیں نہ کرنے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ معمول کے قریب ہے مگر اس کے جسم پر کس نہ ہو۔ اور عامل معمول پر ہمیشہ مضبوط ہو کر اس طرح نظر جائے کہ اُسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ لگے۔ اور معمول کو لازم ہے کہ وہ عامل کی مرضی کا تابع ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ تو بہتر ہے۔ کہ معمول عامل کے عمل پر اعتقاد رکھے۔ تو طبیعت اثر ہو جائے۔ مگر تو بہتر ہے۔ فردِ عمل ہے کہ معمول عامل کے خواب عالمی کرنے سے چہرہ نہ ہو۔ اور غشی سے نہ سکوت فانی کرے۔ اور معمول ایک ذمہ داری ہے کہ اس کو نہ بھولے۔ لہذا سے نظر اور دل سے دل تک ایک لڑائی تار۔

دوسرا خیالی جگہ نہ پائے۔ دونوں کے خیالات کو مشترکہ جزائی کوئی چیز نہ ہاں موجود نہ ہو۔ اہل
 کوئی شخص نہ ہو۔ تو سب سے۔ بلکہ اگر کوئی دیاں ہو۔ تو وہ بھی غالیوں اور بہتین معرفت ہو
 بعض معمول ایسے ہوتے ہیں جن پر جلدی اثر ہوتا ہے۔ اور بعض پر دیر سے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں
 جن پر پختہ اب طاسا ہونے سے پہلے سردی یا گرمی یا گدگدی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عامل کو
 لازم ہے۔ کہ اپنی توجہ کو اور زور دے۔ اور معمول پر توجہ اب غالی ہونے کی علامات ظاہر
 ہو جاتی۔ بعض معمول ایسے ہوتے ہیں جن پر کھنڈوں اور نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عامل
 کو استقلال سے کام لینا چاہیے۔ سہرگڑا نہ چاہیے۔ جو لوگ مسہرزم میں مشاق ہو جاتے ہیں۔
 وہ ایسی حالت کی مطلق پختہ وہ نہیں کرتے۔ اور نہ کھرتے ہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں۔
 گھر کے عامل گھبرا جاتے ہیں۔ جس کی انجام دولت ہو جاتا ہے۔ بعض تہ اب اب ہوتا ہے۔ کہ معمول عامل
 سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ یا اس وقت وہ عمل خود عامل پر زور دے ہو جاتا ہے۔ اور بعض کو قہر
 اب بھی ہوتا ہے۔ کہ اس شخص میں کوئی مسہرزم کا زبردست عامل بھی موجود ہوتا ہے۔ جس نے
 پختہ عامل کا اثر معمول پر نہیں ہوتا۔ نہ عمل اس پر چلتا ہے۔ اس لئے تدریس ہے عامل کو کہ
 کبھی دعوئی نہ کرے۔ بلکہ ظاہر سے کام کرے۔ اور یہی کہہ دے۔ کہ اگر اس مجمع میں کوئی
 صاحب موجود ہیں۔ تو میں اس سے اجازت کام کرنے کی چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں اہل بیت محفوظ
 رہ سکتا ہے۔ جیسے مابری اور انکساری کو پیش نظر رکھے۔ دعوئی کرنے سے پرہیز کرے۔ کوئی
 کرنے کو اسے صرف خدا کی ذات ہے۔ دعوئی کرتا کسی کام میں ہنر کو ہرگز لازم نہیں۔ کیونکہ ہنر
 محتاج ہے۔ زور و زلف مجبور ہے۔ بعض ظالموں کی مشق اس قدر بڑھی ہوتی ہے۔ کہ وہ چند دن
 میں معمول پر خواب فدا کر دیتے ہیں۔ یہ متعدد اصلی مشق کا نتیجہ ہے۔ جس قدر تم مشق کرتے۔ اسی قدر
 زبردستی کا مقابلہ ہوتا ہے۔ اور کبھی اب بھی ہوتا ہے۔ کہ خلاف امید تیرنگا ہوتا ہے۔ اسے عامل کو ہنر نہیں
 نہ ہوتا ہے۔

دوسری ترکیب خواب طاری کر کے

عامل کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے
 اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے نرم چرٹ کے اور خواب طرز سے اسکی آنکھوں سے بٹٹی نکال کر
 اسکی ہاتھوں کی طرف متوجہ کر لے۔ اور اسکی ہاتھوں کی طرف اسی طرح
 دیکھتا رہے۔ جس طرح عامل دیکھتا ہے۔ ترکیب مذکورہ بلا کر کہ اسکی آنکھوں سے بٹٹی نکال کر

ابنِ عامل کو لازم ہے کہ جو ترکیب اسکے نزدیک آسان لدا رہتی ہو۔ اسی پر عملدار آند کرتے۔
 وہ لوگ یقین کر دی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنے دھول کے ہاتھ میں کوئی چیز دے
 دیتا ہے۔ اسے نیک کرتا ہے۔ کہ اس پر فکر جاکر اس کو دیکھتے ہو۔ اس سے بھی معمول پر عامل کا اثر ہوتا
 ہے۔ اور قسیر یہ ہے کہ عامل معمول سے ادنیٰ کوئی چیز رکھ کر معمول کو دیکھ کر نظر ہو کر دیکھنے
 کا حکم حکم دیتا ہے۔ اس دونوں طریقوں سے ایسا ناپاؤں اثر ہوتا ہے۔ کہ معمول کا بیوقوفی سے بچتا رہے

اختصاصِ معمول کر عیبِ عامل

معمول پر جب غبارِ مل اثر کر دیا گیا۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ یا اگر کھلی
 بھی رہی۔ تو ان پر ایک سفید جھٹی سی نمودار ہو گئی۔ اس وقت معمول کو ہرگز ہوشیار نہ خیال
 کرنا چاہیے۔ کیونکہ نہ تو وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے۔ نہ سن سکتا ہے۔ اسکی بینائی فانی ہو جاتی
 ہے۔ پیسے اس کو بندھ گھسی ہو جاتی ہے۔ اس کے قہر لپک اس کا پوشش کھد جاتا ہے۔ یعنی
 وہ ہوش ہو جاتا ہے۔ مگر عامل کے سوالوں کا جواب نہایت متانت سے دیتا ہے۔ جیسے ہوشیار
 آدمی سوچ کر جواب دیتا ہے۔ محبت کر کر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بھٹ کر تپتا ہے۔ اور مقبول کیفیت سے
 بڑبڑاتا ہے۔ بعض معمولوں کا فائدہ ہے۔ کہ وہ عامل سے سونے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس وقت
 عامل کو بھی لازم ہے کہ انکی دستاورد کو رد نہ کرے۔ بلکہ فوراً تسلیم کرے۔ مگر ان کے ساتھ
 وقت مہتر کر کے دے دے۔ کہ کتنے منٹ میں تم یہاں رہو گے۔ جتنے منٹ کا معمول دھند کرے
 ٹھیک اتنے ہی منٹ پر اپنے بیدار ہونے سے عامل کو مطلع کرے گا۔ مثلاً کسی معمول سے فانی
 سے آدمی گھنٹہ سوئی اجازت لے عامل سے چند منٹ گزرنے کے بعد اس سے پوچھا
 گیا۔ کہ ابھی تم کتنی دیر اور سو گئے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ چند منٹ اس کے بعد وہ بد وقت
 کر گئی دیر اور سو گئے۔ اس نے کہا۔ کہ سات منٹ۔ پھر اس کے بعد تین منٹ تاڑی
 کو سخت تعجب ہوا۔ مگر یہ اس قسم کے راز ہیں۔ کہ سوائے مایزنِ فن کے دوسرے کی کچھ میں شک
 سے آتے ہیں۔ البتہ جو شخص عامل کا مل ہے۔ وہ ان رمنوں میں مستغرق ہو جاتا ہے۔
 اور اسے یہ شبِ غماضات اور اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے جس کے کچھ سے قبل ان میں حیران اور
 شگفتہ پیدا ہوتا ہے۔ یعنی آدمی جنکو سمرزم کے دھودے انکار ہے۔ وہ اسکو شگفتہ
 بنا دے خیال کرتے ہیں۔ یہ ہے اس کا معمول جو غافل اور ہوش کرنا یہ سب بناوٹی ہے۔

اور عامل معمول ہو کہ اور غریب سے خلعت کو لوٹے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی مشق اس طرح ہو سکتی ہے کہ ایک چیز معمول کے پہنوش ہو نیکی لہجہ کی جگہ پشیدہ لکھ جائے اور پھر معمول کو اسکی خبر نہ کی جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاوے کہ امید ہے کہ معمول با مکمل صحیح پتہ پڑیگا۔ ایک یہ بات بھی ناغہ نہیں کو معلوم ہونا ضروری ہے کہ معمول کے نمبر کے خلاف ہرگز سال پر نذر نہ دنیا چاہئے۔ بعض معمول بعض قسم کے سواہلوں سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جواب دیتے وقت روکتے ہیں۔ تو ان سے اس سوال کو دیا جا سکتا ہے کہ چاہئے مثلاً لفظ موت سے ہر ایک معمول سخت گھبراتا ہے اور جواب دیتے وقت رکنا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی کیسے کہ موت کا حمل سوائے خدا کے کون جاں سکتا ہے۔ پھر اس کا نام معمول کے اسکو درخاقت سے باہر ہے۔ پھر ایسے سوال کا وہ کیا جواب دے سکتا ہے البتہ اگر کسی مرض فیروزہ کی نسبت کسی معمول سے دریافت کرو۔ تو فوراً بتائیگا۔ اور اس کی تشریح اس طرح کریگا۔ کہ اس کے یاں کے سامنے حکیم حادثی بھی ہا ہوا آجائے۔ اور وہ بھی اس قدر تشریح نہ بیان کر سکتے۔ جتنی کہ معمول بیان کر جائیگا۔ اور اس مرض کا علاج ایسا بھی جائیگا۔ کہ تیرہ صدی معمولی سوائے عامل کے دوسرے ہا ہوا نہیں کریگا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو تو اس کے سامنے اس کا ذہن کرنا پڑیگا۔ وہ اس طرح کہ اس کا پڑا معمول کے ہاتھ میں دیتا ہو گا۔ تب اس کے ساتھ خوب چوگا۔ ورنہ ہرگز بات نہ کریگا۔ اور بعض معمول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ بڑا دانا اور بڑا لطیف ہر ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ خواہ کوئی شخص سوال کرے۔

طریقہ معمول کے کی طرف گرائیگا

معمول کو آگے کی طرف گزرا متشدد ہو۔ تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح پختہ کر لو کہ ہم فرد اس کو آگے گرائیگا۔ اور تنہا کو بیکس کر کے اور نذر کو معمول کے چہرہ پر گزرا کر عمل متروک کر دو۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ عمل فوراً وہاں متروک نہ کیا۔ یعنی معمول پہنوش ہو کر آگے کی طرف کریگا۔ مگر ہم پہلے اس کا ہفتہ کر دو کہ اس کے چوتھ نہ گئے۔ ورنہ گرنے سے زخمی ہو جائیگا۔ پیشہ ہر کسی شخص کو اس کے لئے من کو کرنا کہ وہ وقت وہ گئے۔ تو فوراً سنبھال لے۔ اس طرح معمول سے نہ گزرا جائیگا۔ اور اگر کوئی شخص اس سے وقت نہ لے سکے تو اس کے چہرے پر

حسرت مند آئی۔ تو اس کے دماغ میں وہی خیالات بھرے ہوئے تھے جسکی تم اسے اسدولا
کے ہوں۔ پس تم اپنی قوتِ مقلدہ سے اسکی آنکھوں کے خیال میں وہی نقشہ پیدا کر کے خیال
کرد۔ میں کا وہ خواہشمند تھا۔ غزور کا ہاں ہے۔ کہ اس کو حالتِ خواب میں وہی نظر و نظر آئیگا
جس کا وہ طالب تھا۔ یعنی جس ملک کی وہ مسیگر ناچا بیٹے۔ وہ ملک اس کو معلوم ہو گا۔ بلکہ یہ معلوم
کر لگا۔ کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں۔ اس غرض سے تم اس سے یہ سوال کر گئے۔ اس کا میں جواب
دیا۔ تمام حالات بتا دیا۔ جو کچھ آنکھوں کے خیال میں اس کو نظر آئیگا۔ نہ ان کا اسد سے ملتا ہوا تھا۔ تمام
حالات بتا دیا۔ ایک بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی جگہ تمہیں ناگہانی جو۔ یا تم سے کوئی خطی پتہ
دے گا۔ تو تم غرضت ہو کر بہت دیر بعد۔ بلکہ سے سے زیادہ مستعدی سے کام کر دے گے۔ اس بات
غزور کا سیب توجہ۔ یہ معلوم کر کے مت شرمناؤ۔ کہ معمول کو تبدیل یعنی غلطی ہو گئی ہے۔ بہتر نہیں۔ مگر تم غزور
غلطیاں کر دے گے۔ تب بھی تمہارا معمول ان کو برائے نام بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ کہ یہ وہ اس علم سے
ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کو سلسلش کرو کہ دوبارہ تم سے وہی غلطی پھر نہ سرزد ہو۔

معمول کو میدانِ جنگ کا مشاہدہ الہی آنا

جب عاملِ معمول پر وہی توجہ موزوں کرتا ہے۔ تو معمول کی آنکھیں بند ہوتی شروع ہوجاتی ہیں
اور اس پر ایک خمار سا چھا جاتا ہے۔ اور معمول اس قدر غفلت پڑتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اس کو
اس حالت سے بیدار نہ کیا جائے۔ بلکہ پیشہ اور وقت میں حالتِ غلطی رہے۔ یہ اصل نہایت اہم و حاد
راحت بخش ہے۔ تم کو لازم ہے۔ کہ معمول کو اپنی طرح اس امر کا پیشہ دلاؤ۔ کہ اگر کوئی شخص دنیا سے
جاوے گا یا سرسبزیم کا عامل ہے۔ تو وہ تم ہو۔ اور جو کچھ تم کہتے ہو۔ مرنے والے سے بھی زیادہ کر دے گے۔
مگر مقتدر با اثر نہ کرو۔ کہ معمول تم کو دماغ کو خیال کو سے۔ اور تمہاری بات کا اثر نہ ہو۔ اگر معمول کی یہ
خبر ہمیش ہے۔ کہ میدانِ جنگ کا نظارہ دیکھے۔ تو اس سے دریا منت کرو۔ کہ کوئی بھی جنگ کہیں۔ چاہے
ہے۔ کہ کس وقت کی اور کس شخص کی۔ کہ یہ کہ تم کو عمل میں وہی نہ ہوا۔ تمہی جنگ کا نظارہ لایا۔ کہ نہ پڑ گیا
میں نظارہ جنگ کا عامل طالب ہو۔ تم کو لازم ہے۔ کہ عامل کو ایک پتنگ پرور باز کر دو۔ اور چت نہ کرو
دور دنیا سے معمول کے مسند پر رکھ دو۔ اور اس کو کہہ دو کہ آگاہی شدہ کر۔ میں تجھے وہی سینہ دکھاتا ہوں
مگر تو اپنا اصل فرض اس میں مگن نہ ہو۔ بلکہ وہ جنگ دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام خیالات اسبٹہ
دل سے دور کرے۔ اس کے بعد تم خود اپنے دل کو تمام خیالات سے پاک کر کے معمول کے سپرد کر دے

ہے۔ دہلی میں۔ اور اعلیٰ عمل کے تہیاری عادت پر ادیتا ہوں۔ اسکے بعد معمول کی آنکھوں کے
آنکھیں اور معمول کو بیہوش کر دے جسوقت معمول بیہوش ہو جائے۔ تو اسے خوب طور سے اس چیز کی
برائیاں سمجھو۔ اسکے بعد اس سے وہ دوسرے کم ہوشیار ہو کر اس چیز کی استقبال توڑ کر دے۔ عجیب
پتہ انداز رکھنا۔ اسوقت اسکو ہوشیار کر دینا اور اصل الذریعہ توڑنے والی بات میں انسان

عمل کے ذریعہ اعصاب کے سن کر دینا

بڑے بڑے آدمی کے اگر آپ بیہوش کر کے کسی اعصاب کو شکنکھ لیا جائے تو اسے میں تو منع
بالطریق سے رہیں تو بیہوش کر کے اس اعصاب کو جسکو سن کر نا مقصود ہو۔ پاس کرنا شروع کر
دیں اس وقت اس اعصاب پر کر چکو تو دس پاس طرح اور کر دے۔ کہیں دلانی خیال جہاں
کہ پاس ملے کو سن اور دیکھ کر چاہتے ہیں غلبہ کو کھینچ کر دس پاس اور کر دے۔ سنل پاس
پس جہاں ملے اسکے بعد اس کا اطمینان کر دے کہ آیا تمہارا عمل پورا ہوا یا نہیں۔ معمول کو خفیف
ہوتی ہے یا نہیں! اور اسکا اطمینان چکی کاٹنے سے ہو سکتا ہے۔ اگر معمول ہو گیا ہو تو معمول
کو چکی کاٹنے سے بڑے محسوس نہ ہوگا۔ اور اگر کل کاٹنے سے طرز نہیں پڑا تو اسکو دوسری طرح
میں کو مارنا۔ کہ اگر اطمینان کے کوئی کام بہت باری سے نہکے دے دے تو نہکے اور خفیف یا سوچنا ہے
بڑے کام نہیں کے کرنا چاہیے۔

چھتری کو سانپ بنانا دینا

ایک بڑی میدان میں ڈالو۔ اور معمول کو کہو۔ اپنی آنکھیں اسکی طرف دیکھنے میں جو کرے
اور کھلی باندھ کر دیکھئے۔ بعد میں یہ خیال جائے۔ کہ یہی لکڑی اب سانپ بن کر چلے گی
اور تم بھی اس کو بڑی ہوشیاری سے دیکھو۔ اور وہی اس خیال کو مگر دو۔ کہ میں اپنے عمل کے
زور سے اس کو بڑی کو اپنے معمول کو سانپ بن کر دیکھتا رہوں۔ اور اپنی قوت نفسانی سے بھی
اسکو دیکھتا رہوں۔ اور یہ سانپ کی طرح چلنے لگے اسکے بعد یہ عمل پورا ہو گیا تو میں تیرے پڑھو۔

دونوں ماریاں دفاتر میں آئیں

تمہارا عمل جسوقت ختم ہوگا تمہارا معمول اس کو بڑی کو سانپ کی طرح چلتا ہوا دیکھا
اور میں اسے خوف سے دیکھتا رہوں گا۔ کہ میں اسکی سب کو بڑی معلوم ہو گئی۔ مگر معمول
اسکو نہ دیکھا۔

FREE AMLIYAAT BOOKS

دارن پانچ پالش و غیرہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد ایک گول گڑائی کا چھوٹا تختہ مین ایچ کا چکی کی
بندہ بزرگ اسکے پیچھے لگا دو۔ اور اس ایک گول گڑائی پر بائیں فٹ لمبی لٹائیں۔ اور اسکے پیچھے مین پائے
لگائیں۔ مینڈی اس قدر ہونی چاہیے کہ قریب پر میچ کر سکے اور آسانی سے ہاتھ رکھا جاسکے۔ ہر کسی
پر میچ کر مری مائل پر موقوف ہے۔ چاہا کہ مناسب ہو سکے۔ ان سب چیزوں کا مجموعہ میز پر چکا۔ مگر میز
پر کمال مطلق ہو۔ یہ فیصل رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔

ترکیب عمل

ترکیب عمل میں کوئی طائفہ نہ ہے۔ نہ پانچ یا چار آدمی میز کے گرد کرسی یا فرش پر بیٹھیں
اور ہر شخص سے میز پر ایک ٹوکھ لیں۔ اور انگلیاں بند سے لی رہیں۔ اور ہر قسم کی اوچی ہستے۔ اور انگلی سے ہستے
ہستہ خیر حرکت دیتے رہیں۔ یہ عمل روزانہ آدھہ آدھہ گھنٹہ ایک ہفتہ کے آخری روز وہی میز پر وضع مطلوب
آئیگی۔ جو کوئی چاہیے۔ اور یہی بعد خود ہر دوگی۔ اور تم سے جواب لے کر گی۔ جو تم دریافت کر چکے۔ اس کا جواب
دینی

گفتگو کرنے کا طریقہ

آخری میز سے سوال کرو۔ کہ اگر تمہیں کسی کا علاج آئی ہے تو ایک یا دو گرا۔ پس اگر یہ گریگ
تو بچو اور کریم جو کو تم نے بنایا ہے۔ آگئی ہے۔ پھر اس سے حسب مہی سوال کرو۔ مثلاً تھان نفس کہ
ہے۔ کہ کیا آگیا۔ چندی کا چیز سنگی یا نہیں۔ اگر ملتی۔ تو ایک روز دو پائے اٹھا کر زمین پر پڑیں۔ پس
ہیچے تو درج اس کے ملنے مطابق سمجھ لو۔ اگر وہ دوسرا شخص مومن کرنا چاہے۔ تو اس کا ہاتھ پچھو۔ نہ کہ
بازو پر پھر پھر پھر۔ اور اس کے ہاتھ جواب ملے گا۔ سوال کرنے سے کہ ہے۔ ہاتھ اگر کسی غرض کا ہیں۔ اور
مقام میں کہ۔ اگر وہاں سلام قبول ہے۔ تو سننے کا پانچ گرا دو۔ جواب دیا ہے۔ تمہیں نکالو۔ اور آپ خیر
سے ہیں۔ اور ان کا کیا تھا ہے۔ نشان کیسے پائے کا کیا ہے۔ دو چار دفعہ گرا کر فرود۔ ان سے جواب
سمجھ لو۔ اور پانچ ہاتھ سے سوال کے بغیر ہرگز نہ کرنا (۵) یہ خیال رکھنا چاہیے۔ کہ مدح کیساتھ
دل لگی۔ مذاق یا غصاں تہذیب سوال نہ کرنا چاہیے۔ اور روح اگر ملحق ہو گی۔ تو پھر نہ آئیگی۔ اور
دی گئی ہے۔ نہ کوئی لغت ان بھی پہنچا گئے۔ اور تمہاری میز عازت میں نہیں جاسکتی

حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات چرند یا زہر خور پر پہلے پسلی جگر کیلے جاتی گئی۔ گائے۔ بھینس خوب سے ان جانوروں پر خوب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب متوجہ ہونا ہے کہ عامل نفس خیال ہی نہیں۔ بلکہ عامل کا عمل ضرور پڑنا ہے۔ اس میں دھوکہ فریب مگر نہیں ہے جو لوگ اس عمل سے واقف ہیں۔ وہ دل ہی دل میں اس کامزہ لیتے ہیں۔ مگر وہ سڑن جو ظاہر میں کرتے باکرج بعض مصیبات نے عمل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے نفس انسانی ہمدردی کے خیال سے اس فن کی کتابیں شائع کی ہیں۔ مگر ان کی مبادی میں اس قدر طویل طویل ہیں کہ میرے مطلب وقت ہو گیا ہے۔ ہم نے اول تو ایسی کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ انشاء اللہ اس کتاب کے دوجر حصہ میں ناظرین کے سامنے بہت جلد بشرط حیات پیش کر دیتا۔ ان دونوں حصوں کے مطالعہ اور عمل سے انشاء اللہ آپ پر نئے مسریم کے غائب ہونا چاہئے۔ دوجر حصہ اس کے معانی ہیں۔ کہ ایک حصہ میں پورا مضمون نہیں آسکتا۔ اس قدر طویل مضمون جو ہم نے بہت ہی اختصار سے لکھا ہے۔ مگر پھر بھی ایک حصہ میں پورا کر کے اس کے دوجر حصہ کے لئے گئے۔

اور دو گونے جو کچھ لکھا ہے۔ اس قدر طویل اور طویل ہے کہ پڑھنے والا گھبرا جاتا ہے اور میں بعض دفعہ یہ کہہ کر بھی نہیں آتا۔ اگرچہ لائق مضمون نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فراموش نہ کیا باقی نہیں رکھا۔ مگر چونکہ اس قدر طویل مضمون کو بہت ہی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ ناگوار لگتا ہے کہ کتاب کا دیکھنا دونوں کو سچا دیتے ہیں۔ ہم نے ان میں باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ دوجر حصہ لکھے ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ ناظرین اس کے مطالعہ سے خوش ہوں گے۔ اور ہماری محنت کی فادہ دیکھیں گے۔

آدم برسر مطلب

چند منٹ آپ نظر حاکم ایک جی کی طرف دیکھو۔ اگر بی کار رنگ سیاہ ہو۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اس کے بعد پاس کر دو۔ تو اس پر خوب مقناطیسی طاری ہو جائیگا

معمول سے خزانہ یا دغلیتہ معلوم کرنا

ہم اپنے معمول کو مقناطیسی کے اثر سے پہچان کرے۔ اس کے بعد اس کی انکسور کو ستر برسہ پاس کر کے دیکھیں۔ یہ خیال پوچھنا ہے کہ میں اپنے معمول سے

دفعہ معلوم کر دینا۔ مگر مول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ کہ کسی کام کیلئے اس کو سپردش کیا گیا ہے۔ جب یہ کام کر چکے۔ لایمبول سے سوال کرے۔ یا چونکہ اس کے خیال میں خزانہ یعنی ہنگام ہوا۔ مول سے اس طرح دریافت کرے۔ کہ تباہ عالم باطن کے سیر کر نوائے مول اس جگہ کیا چیز ہے۔ اگر اس جگہ دراصل دفعہ یا خزانہ ہے۔ تو مول فوراً متباد گنا۔ وہ نہ ہوا باطنی نہیں ملے گا۔ کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ مول بیان کرے۔ وہ بالکل درست اور صحیح سمجھنا چاہیے۔ اس میں فراموشی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

سہیل ٹرم یا کلیر سٹین روشنفکری کا بیان

کا میانی اور مقصدی سی کوشش سے سہیل ٹرم کرنے کیلئے تمام صفات کی ضرورت ہے۔ جو سمرائیز میں عامل سمیریزم میں ہونی چاہئیں۔ اس کے احکام مطلق مستقبل اور مضبوط ہوں جس سے مول پر اپنے خیالات جاسکے سہیل ٹرم کا اصلی راز یہ ہے۔ کہ مستقبل ارادہ سے دین میں منشا تک کسی ایک شے کی طرف دیکھا جائے۔ اور اس زمانے میں قلب بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے

اہل اسلام اور اہل ہنود کے مونیہ طریقے سے اکثر تیز جس لوگوں کو روشنفکری ہو جانا کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ یہ تاہدہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ ناک کے باطن کو نظر ہائز دیکھنے کی برائیت کرتے ہیں۔ اور واقعی یہ ایک پڑاؤ طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقہ سے اکثر تیز جس لوگ روشنفکری ہو جانا کرتے ہیں۔

مول کو سمجھا دیا کرے۔ کہ اس شے کی طرف توجہ فور سے دیکھئے۔ بلکہ دیکھنا ہے۔ جو کلہاڑ چیز اس کے پانچ میں تینے دہری ہے۔ اس کا اثر یہ ہو گا۔ کہ اول پشیمانی مگر فی ثمری ہو گئی۔ اس کے بعد پچھلے گنیں گی

جب اس حالت کو کچھ عرصہ قندہا کرے۔ اور مول کی آنکھوں سے غنودگی کے آثار بوجہ ایوں۔ تو اپنے لایمبول کی اول اور دہریہ انکھیاں خیر پھیلا کر اور غنودہ علیحدہ کر کے اس جگہ ارشے کے قریب سے مول کی آنکھوں کے پوٹوں کے پاس بے جا ڈھیر غالب غالب ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اور اگر شائد کبھی ہوں۔ تو تم دوبارہ وہی عمل کر کے مول کو باطن سے کہ اس کے سہیل ٹرم کی آنکھوں کے پاس لاؤں

تو فوراً آنکھیں بند کر لینا، مگر اس سے قبل برابر نہ کہ ساتھ جھکدار چیز کی طرف دیکھتے رہنا
 مذکورہ مدد طریقہ سے ناظرین میں سے ایک نے یہ کہہ کر کہہ دیا ہے۔ مطلب یہ ہے
 کہ مول اس نے کمال خیال برابر یا کمال رکھے۔ لیکن یہ حالت میں ہر دوری نہیں ہے ہر دور
 میں کیا یہ اس حالت کا جس میں وہ داخل ہے۔ معذرتاً خیال ہی وہی کام دینا یا کرتا ہے
 ہمارا انہی طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اپنے مول کو کسی پرہیزگار اور کوئی جھکدار چیز اس کے
 ہاتھ میں دیکر اسے حکم کرتے ہیں۔ کہ اس کو برابر دیکھتا رہتے۔ اور اس کے سر کو لیٹا کر
 خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اور برابر یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اس کی طرف نگاہ نہ دیکھتا ہے
 اس کی طرف نظر نہ کرے اور طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی نغفل خیال اپنے دل میں آنے دے
 نہ خود کسی سے سوال کرے۔ نہ کسی کو جواب دے۔ یہ تین اسی طرف مصروف رہے۔
 چند منٹ یہ مشق کرنے سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور اسی بند ہوتی ہیں کہ
 باوجود ہزار ہزار دھڑکنش کے بھی نہیں کھلتی۔ اگر اس وقت میں مول سے کہتا ہوں کہ
 تم اپنی آنکھیں کھولو۔ تو بھی وہ نہیں کھول سکتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا کہ تم اسے ہاتھ
 تمہارے گھٹنوں سے پکے گئے ہیں۔ میں کوٹھیلہ کر دو۔ مول نے انکو انگ کر کے بہت خوش
 کی۔ گرد و اعلیٰ وہ انگ نہ ہوئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اسکو یقین دلایا تھا کہ
 کہ تمہارے ہاتھ جو کچھ پکے گئے ہیں۔ اس لئے اب انکا علیحدہ ہونا بغیر میرے حکم کے ناممکن
 ہے۔ ہم اس سے متواتر بات چیت کرتے رہے۔ اور ہر مرتبہ معلوم کر دیتے تھے۔ کہ آیا کوئی
 نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم اسکا ہاتھ انکا کر اور برے جوڑ دینے لگے
 وہ ہاتھ آیا بے حس ہوتا تھا۔ کہ جوڑا اور گرا۔ اور جس طرح گرا۔ اس طرح رہ گیا
 جب ہم نے اس کی آنکھوں کو پکے ماری اور یقین دلایا کہ اب وہ اثر ذلیل ہو گیا۔
 تو فوراً اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن آنکھیں کھول دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وہ
 دنیا کی کیفیت اس پر آ رہی رہتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ سخت تھا کہ ہمارے
 اس کے سوا ایک اور طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی مول
 کہ خواہ وہ کسی طرح کا ہو۔ کہ کسی پرہیزگار سے کہا۔ کہ تم سو جانے کی کوشش کر دو۔ اور
 سوچو اس کے کہ کچھ سوچنا نہ دے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دے۔ اور
 اسی میں اسکو ہر حال میں کہ کسی سید آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ میں ہم بار بار اس کو سطرین

کھیلدو۔ اوروں کو دیکھو۔ کیا خوب صورت خرگوش تم کو سننے دیا ہے۔
 معمول دانگھیں کھونکے واقعی سیری آنکھیں اب ہلکاوشش سے کھل گئیں۔ ہاں دیکھو
 کتنا پیارا خرگوش ہے۔ آپ نے بھی دیکھا۔ اسکی لپٹم کتنی نرم اور سفید ہے۔ (پیار کرنا)
 پیار سے ناظرین۔ فرض بات یہ ہے کہ انسان کے خیال کو خدا نے بہت بڑی قوت
 دی ہے۔ جطرح آپ کوئی خیال کرتے کرتے سو جاؤ۔ تو وہی صورت خواب میں مجسم
 آپ کو نظر آتی ہے۔ یہی حالت بیداری کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑھی ہوئی ہے
 تو آپ بیداری میں بھی دہی سین نشا پھیر سکتے ہیں۔ جو خواب میں اہل جینا انسان کا
 خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل میرے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زور کے ساتھ ان کے لئے
 کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی مشق درست ہوگی۔ تو کبھی خطا نہ کریں گے۔ البتہ آپ روزانہ
 یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کی مشق سوا ہوتی جائے۔ اور روزانہ پریکٹس راز جائے۔ امید
 ہے کہ آپ کو اس وقت خود بخود تجربے یقین دلائے۔ میری بات کا یقین تجربہ سے
 ہو جائیگا۔ اور آپ خود بخود محکوم ثابت کرتے جیسے آئیے۔

گم شدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

شگ جوری کی چیز کا پتہ لگانا۔ کسی شے آدمی کا پتہ لگانا۔ یا سفر و قاتی کا پتہ لگانا
 وغیرہ وغیرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ معمول پر خواب مقناطیسی فوری کر کے اس سے
 دریافت کرے۔ کہ آیا فلاں شخص جو غریب ہے۔ کہاں ہے۔ کیونکہ دستاویز ہوگا۔
 یا فلاں چیز جو رہی گئی ہے۔ کیونکہ ملے گی۔ یا فلاں چیز کا جو رہا کہاں ہے۔ ناقص کہاں سے سفر
 ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ جب معمول خواب میں تپاں خراج نمودار ہو جائے۔ اس وقت معمول
 کو لازم ہے۔ کہ اپنے مطلب کا سوال کرے۔ خواب خاری کر کے کا طریقہ وہی ہے
 جو ہم اوپر بیان کرتے ہیں۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی نہ کوہ۔ بلا طریقہ پتہ
 خواب خاری کرنے وقت وہی خیال کرنا چاہئے جس کے لئے خواب ظاہر کرتے
 گئے ہوں۔ تلف ہو چکے ہوں۔ یا فلاں چیز۔ معمول کو اس راز سے آگاہ نہ کر دو۔ کہ ہم اس
 سے کیا بات دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت وہی خواب ظاہر ہوگا جس کے لئے ہم

راز کی باتیں دریافت کر دینگے۔ اور تم بہت جلد ہی سکرینم کے اثر سے بیہوش ہو جاؤ گے۔
 اگر خدائے تعالیٰ تو تم بھی سونے کی کوشش کرنا۔ اور سو جانا۔ بکد سوائے سونے کے
 اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جسوقت میں عمل شروع کروں۔ تم بھی یہی خیال
 کرنا۔ کہ اب بے غریب تم بیہوش ہو جاؤ گے۔ اور تیس اپنے من بدن کی ہوش باقی نہ رہے گی۔
 اور درد راز سنگوں کا حال میں تم سے دریافت کر دینگے۔ جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تیس بھی
 مطلق طبع نہ ہو گے۔ ایک یہ کہ عمل سے ایک ہی وقت میں کئی کئی سوال مت کر دو۔ صرف
 ایک سوال سے ایک ہی سوال کر دو۔ جو سوال کر دو گے۔ سوال جواب بھٹک دینگا۔ ایک یہ
 بھی خیال رکھو۔ کہ جس چیز سے یا سوال سے سوال لغت ظاہر کرے۔ وہ بار بار وہ سوال
 مت کر دو۔ اگر عمل بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ تو فوراً سکولین دلا کر بیدار کر دو
 اگر بیا کر دو گے۔ تو سوال تیار سے جب نشا اور بیج جواب دینگے۔ اگر اس کے فلاح
 کی۔ تو جواب تو دینگے۔ مگر وہ مطلقاً ہونگے۔ جو بیکار ہیں۔

تمہارے دل کا حال بتا دینا

ہم نیاز کی مشق کر دو۔ یعنی کسی شخص کو سمجھو کہ اپنے دل میں کسی بھول کا نام مقرر کرے
 بعد تم اپنی قوت نفسی کی طاقت سے بطور مراقبہ اس کو بتا دو گے۔ کہ تو نے
 سنا نا بھول لیا تھا۔ پس اسی طرح مشق کو بار بار دہاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو۔ تو گھبراؤ نہیں
 بلکہ مشق کرتے جاؤ۔ چند روز میں تم کو اس بات کی مہارت ہو جائیگی۔ کہ قوت نفسی
 کی مدد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

دوسرا طریقہ

یعنی کسی محفوظ جگہ بٹھو۔ اور چار شخصوں کو کہو۔ کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل
 میں درج کر لو۔ ان باتوں کو ہی مقرر کر دو۔ مثلاً لا کیا پہلا شخص ۲۲ کیوں کیوں
 دوسرا۔ دوسرے جیسے تیسرا۔ دوسرے جیسے چوتھا۔ تیسرے بتائے بغیر چاروں شخص ایک ایک
 اپنے دل میں مقرر کر لیں۔ بعد میں تم اپنے نیاز پر زور دیکر بتاؤ۔ چاروں دو
 مرتبہ یہ مشق کر لیں۔ سب اپنے نام لکھو گے

FREE AMULIYAT BOOKS
<https://www.facebook.com/groups/freeamuliyatbooks/>

آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین دراصل آسیب کوئی چیز نہیں۔ یہ صرف کنویات ہے۔ لوگوں نے بالکل بغفلت بات کو مشہور کر دیا ہے۔ دوسرا آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے۔ سب متناظر طبی قوت کا اثر ہے۔ جب کوئی سہ ماہی کا مائل مذکر تیرہ یا سڑ کر کے تیار ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیالی مہوشیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں۔ اسلئے مسریرہ کھلاں سے رجوع کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر بے توبہ ہو۔ آج تک کسی نے بہت زیادہ آسیب آنکھ سے بھی دیکھا یا سپری کسی کو نظر آئی۔ اس کا جواب یہی ملے گا۔ کہ بزرگوں سے منا یا پرانے قلعے میں پڑھا۔ پیارے دوست یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو۔ اس کے منہ پر مچھروں کا جو سرخ ادھیسی ہلکے ہوں۔ تو بڑے جڑھا دو۔ دیکھو آسیب کیسے نکلتا ہے۔ اگر آسیب ہے۔ تو وہ سرخ کے پاپ کی بھی پر راہ دیکھ کے قائم رہے گا۔ اور اگر بناوٹ ہے۔ تو سرخ کا نام اس کے زبان کھل جائیگی۔ اور تندرست ہو جائے گا۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں جس سے اپنے خاوند یا لواحقین کو دکھ دینا اور ستانا منظور ہوتا ہے۔ آپ بھی اس دھوکہ میں نہ آئیں۔ بلکہ فوراً علاج مذکورہ سے اس آسیب کو کھینک کر اپنے عزیز کو اس دھوکے سے تھپڑا لیں۔

حب اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت سستیں ہو۔ اور قلب کمزور ہو۔ تو خیال کرے۔ کہ مطلوب حاضر ہے۔ اور اس کی تصویر کو آنکھیں بند کر کے خواب چننے کرے۔ اور اس سلسلہ کو عرصہ تک خیال میں رکھے۔ جب تصور ختم ہو جائے۔ تو اسے کہی کھڑے ہونے اور کہی بچنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشاء کام ہونے لگے۔ تب زور سے خواہش کرے۔ کہ مطلوب حاصل ہو۔ حاضر نہ جائے۔ یا اگر حاضر ہو۔ تو بیٹھ جائے۔ پھر تہربہ کرے۔ کہ اس کے لیے یہ سب سوائے۔ تو بیکار رہنے کے لیے ہے۔ پھر کوئی شے کرے۔ اخیر مزد کا سیانی ہوگی۔ تہربہ کیا ہوا عمل ہے۔

نکری شق کرینے کے بعد جب کامیاب عمل بھی ہے۔ کہ جب تیار مطلوب کہیں جا رہا ہو اس کی پشت پر نظر جاؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ وہ بھڑ جائے۔ یا کھڑا ہو۔ تو سوجھ جائے یا چل پڑے۔ موقت خیال کرو۔ تو قلب سے خوب زور لگاؤ۔ اور کوشش کر کے یا سید کرو۔ کہ فردا یا ہنگامہ۔

یہی طریقہ ہے اسے اپنے پرنسپل بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب خیال سے متعلق ہے۔ سب خیال اور نظر کا تعلق ہے۔

جادو کا چھل

تک کے پانی سے ایک تارنگہ کر کے اس میں ایک مہکا سا چھل باندھ کر شکا دو۔ اور دوسرے کو ماچس سے جلا دو چھل معلق نکارہ جائیگا۔ اور تارنگہ چل جائیگا۔ مگر اس کو حرکت مطلق نہ دیں۔ ورنہ خراب ہو جائیگا۔

آندھی میں چراغ روشن ہے

تک۔ پس کر من کے کپڑے پر چڑک دو۔ اور اسی کپڑے کو موسم جی کے گرد لپیٹ دو۔ اور موسم جی کو روشن کر دو۔ آندھی سے بھی نہ بھینگی۔ سنت آندھی میں جلتی رہیگا۔

رات کو مسورج دکھانا

لٹے کے زردی بٹنی کے نیچے کون سے میں رکھ کر میں اس قدر شیش کا مسورج ڈال دیں۔ اور قدر سے خون بکری کا بھی اس میں ملا دیں۔ بعد ازاں کسی برتن میں ڈال کر اس کو دھوپ میں لٹکا دیں۔ اس سے ایک قسم کے کڑے پیدا ہو جائیں گے۔ ان کو ایک دوسرے برتن میں ڈال دو۔ یا زردی بیض سرخ ان کی رگوں کو کھلا دو۔ آخر میں کھائے کو کھو نہ دو۔ جب وہ بھوکے ہونگے۔ اور کھائے کو کھو نہ پائیں گے۔ تو ایک دوسرے کو کھائے جائیں گے۔ نیز کھائے کھائے ان میں ایک رہ جائیگا۔ اسکو ہم بار کر دھوپ میں خشک کر لیں گے۔ یہ چلے گا۔ تو اس کو مس کر ایک بڑے سفید پیالہ پر لپیٹو۔ اور اس پیالہ کو اندھیرے میں ایک جانی میں ڈنڈو دو۔ اور اس پیالہ کو سناہ سناہ لٹال دو۔ دوشین یوم

اس مکان میں مدار کی کالی کی دعوتی دو۔ جس سے وہ کہن کسی قدر سیاہ ہو جائیگا لیکن
ازاں جب تہ شدہ کھانا مقصود ہو۔ تو غاتی سے پردہ ہٹا دو۔ وہ پیالہ سورج معلوم
ہوگا۔ مگر وقت رات کا ہو۔ روشنی مطلق نہ ہو۔ تو بہت اچھا معلوم ہوگا۔

دنیائیں فرشتے

بھڑکی انگلیاں شیشے کے برتن میں سات روز تک نشوونہ کر کے اور روزین زیتون میں
ملا کر اس روٹی کی تہی روشن کرو۔ مکان میں مقبدر آدمی ہیں۔ سب فرشتے معلوم ہو گئے۔

ایک عجیب و غریب اسم

ایک سی ریح سوت کی بنی ہو۔ اور کنواری لڑکی نے اس کو کا تا ہو۔ ایک لاکھ
دفعہ اسم یا اسرائیل۔ میکائیل۔ عزرائیل پڑھو۔ اور گرد لگاتے جاؤ۔ سو گڑھ لگا کر
تھوڑو۔ اور ہر توار کو اس سے خرگوش کی ٹینگنی کی دعوتی دیکر رکھو۔ جب تک کام نہ
آئے۔ روزانہ دعوتی دیتے رہو۔ مرد اور عورت کی مٹنی لگا لگیا۔ بد و نواز مرد پر ہی
کے گانٹھ دو۔ جس جگہ تھاری دشمنی ہو۔ اور کوہ طوافیٹ مغل میں ناسخ رہی ہو۔ تم اس
رہی کوہ طوافیٹ سے کاٹ دو۔ طوافیٹ کا گریبہ فرما ٹوٹ جائیگا۔ اور وہ برہنہ ہو جائیگی۔

عورت کی لپٹان غائب کرنا

اگت لیس روز تک یا دربار یا دربار کا ظلم روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھو۔ اور کھنکھ
باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہو۔ اندھا خیریں ہاتھ کی جھنپلی اسکو دکھا کر مٹھی بند کر کے
اگت لیس روز میں جب خوب مٹتی کر لے۔ تو پھر کسی عورت کے پاس جا کر۔ سے اپنی سینی
دکھانے سے پہلے کہیں مرتبہ اسم یا دربار میں پڑھ کر اس کو جھنپلی دکھا کر مٹھی بند کر لے
مگر غلطی سے کسی لپٹان کی طرف جاتے رہے۔ اور دل میں یہ خیال رکھے۔ کہ میں اپنی لپٹان
اپنی مٹھی میں بند کرنے لگا ہوں۔ جو وقت اسے دکھا مٹھی بند کر لگا۔ اس کی لپٹان ایک
مٹھی ہوگی۔ ایک دو مٹھی ہوگی۔ ایک یا تہ سے ایک دو مٹھی سے دو مٹھی ہوگی۔ اور جب تک
اور جب تک مٹھی نہ ہوگی۔ وہ لپٹان طوافیٹ کے چاروں طرف سے مٹھی ہوگی۔

جیسے مرد کا آزموہا ہم ہے۔ اسی طرح مرد کا خفیہ بھی غائب کر سکتا ہے۔ اسی طریقہ سے عمل ہی ہے۔ حرف خیال کا فرق ہے۔ اور ٹوٹا اور مذکر کا یہ اسم میں بڑھانا پڑیگا۔

فورا درخت لگانا

نخ کو سم کے تیل میں غسی وغیرہ چھوٹے درختوں کے تخم خاکری میں کے بہتین میں ملائیں۔ اوبان کو مٹی میں گار دیں۔ اور آٹھ روز کے بعد نکال کر اس میں احتیاط سے رکھ چھوڑ دیں۔ جب تماشہ دکھانا مقصود ہو۔ تو ان کو زکال کر مولیٰ تھوڑی ک ماسند مٹی میں دفن کر دیں بہت جلدی سرسبز درخت پیدا ہو جائیگا۔

بھول کا رنگ تبدیل کرنا

نوشادہ اور چربہ خاکری بھول پر مل دیں۔ فورا اسکی تاثیر سے بھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

دیگر نئی ترکیب

جس بھول کا رنگ بد نما مقصود ہو۔ اسکو گندہ مک کی دھونی دو۔ فورا رنگ اس بھول کا بدل جائیگا۔ اسکی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئیگا۔

تبدیل شدہ بھول کو اصلی رنگ بر لانا

اسی بھول کو تھوڑی دیر پانی میں ڈال دینے سے اصل رنگ ہو جائیگا۔

اگ سے ہاتھ نہ چلنا

زندہ بیج کی جرابی۔ ایوینا۔ عرق پیاز۔ تینوں چیزیں ہموزن میکرا اپنے ہاتھ میں لیں۔ جس اگر تم اپنے ہاتھ پر دیکھنا ہو انکا ر ہ بھی رکھ لو گے۔ تو بھی ہمارا ہاتھ رطوبت نہ چلیگا۔ بلکہ معلوم تک نہ ہوگا۔

آگ پر کپڑا نہ ملے

پنگرہ کی اور انڈے کی سفیدی میں کپڑے کوڑ کر کے خشک کر لو۔ اور ٹنگ کے پانی سے دھو کر خشک کر لو۔ پھر آگ سے جھڑت تماش کرنا ہو۔ بلا خوف اس پر ڈال دو۔ آگ سے ہرگز نقصان نہ ہو چنگا۔ آگ اس کپڑے کو جلا سکیگی

خفیہ تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لکھ کر خشک کر لو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ سادہ نظر آئے گا۔ جس وقت پر مینا مقصود ہو۔ آگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف نمودار ہو جائیں گے۔ جیسے سیاسی کے کلمے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پو خیرہ خط لکھنے کا ہے۔ جس سے راز کی بات کوئی غیر شخص معلوم کرے اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ تحریر محفوظ رہے۔

خود بخود بلبلدگ پیدا ہو جاتی

ایک بڑے بیلک کو بڑ کر خشک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سوکھ جائے۔ تو اسکو پس نو۔ ایک مٹی ہو جائیگی۔ اس مٹی کو حفاظت سے رکھو۔ جس روز بارش ہو۔ اس مٹی کو مکان کے مومن میں رکھ دو۔ جب بارش ہوگی۔ اور بارش کی بوندیں اس مٹی پر پڑیں گی۔ تو اس مٹی سے ہزاروں کی تعداد میں چوٹی چوٹی میند کیاں پیدا ہو کر ادھر ادھر اچھپنے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سنت تعجب معلوم ہوگا۔ کہ مٹی میں کس طرح جان پائی

آگ کے شعلے منہ سے نکالنا

وال باریک پیکر اپنی نیلی پر کھلو۔ اور ایک تہی مبارک بڑے کی تہ میں شکر کے انبی ٹنگی میں جس کو گھائی بھی کہتے ہیں۔ رکھ لو۔ پتیلی کو منہ کے مقابل کر کے زور سے چونک مارو۔ تمہارے منہ کی ہوا اس تہ میں گھس جاتی ہے۔ جس سے بہت بڑے بڑے شعلے اٹھتے۔ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ منہ سے آگ نکلتی ہے۔ خوب انداز سے چھونک مارو۔ اگر شعلہ کسی کو رنگ بھی جائے۔ تو منہ نہ بڑھائیگا۔

بیماروں کا علاج

اور تشخیز کے بارے میں چند باتیں اس جگہ درج کرتا ہوں، خاص کو لازم ہے۔ کب جب بیمار سے پاس کوئی مریض دانے علاج کہے آئے۔ تو اسے دوسرے روز ہٹاؤ۔ اور خود اس کے دست اقبالوں سے، مگر اسکے مرض کی بابت معلوم ہونے پہنچاؤ۔ دوسرے روز جب مریض آئے۔ تو اس کو کھانا کھا کر وہ تمام حالات بتاؤ۔ جو کہنے اس کا جوابوں سے سمجھیں۔ اس سے مریض کو کھانا اور مقدار بڑھائیگا۔ اور وہ تم کو غیب دان خیال کر لیا۔ جب کھانا وہ نہ کھائے گا۔ کہ جو تم علاج کر دے۔ اس پر وہ یقین کر لیا۔ اسلئے اسکو بہت جلدی محنت حاصل ہوگی۔ اور کہیں بھی بڑا درد تکلیف ہوگی۔

دوسرے کا علاج مقناطیسی

مریض کو آرام کرسی پر بٹھا کر غافل پس لیٹے۔ استاد چکر کے سر کو اپنے جسم کا سپارہ ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کو اس کی پیشانی کے وسطی حصہ پر یا مقابل رکھ کر انگوٹھوں کو مسیدھا کھڑا کر کے اندر ہوا ترس میں منت تک با اعتبار ہوتا ہوا ہستہ مریض کے سر کے پیچے کی جانب اپنی طرف کو ہاتھوں کے اس طرف تک ٹاکر دلیہ کر لیوے کہ ہر طرف سے ہر کا دور کریں۔ بعد ازاں دونوں ہاتھوں سے پیشانی اور سر کے اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں۔ پھر مریض سے سات سات ایسے لپکے یا ہستہ ہستہ چارج کرتے ہوئے حکم کریں۔ پھر اس کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار مرتبہ ہاتھ کو خشک دیں۔ اور فضا تک نشروں سے مریض کی گھوڑیں۔ اور یقین کے ساتھ کہ میں اس کو کہیں کہ اب تو تمکو آرام ہو گیا۔ یا کہ جسے درد کو باقی رہ گیا ہے۔ اسے کہہ کر کہ اب تمہارے جب منشا جواب دلیگا۔ اگر کہیں کہ ابھی کچھ حصہ باقی ہے۔ تو پھر اس طرف سے عمل کر کے دریافت کر دو کہ اب تو تمہیں ہے۔ مریضی مریضی۔ کہ دوسری مرتبہ وہ کہہ دے۔ کہ اب اب آرام ہے

پشورہ کا درد

مریض کو مسیدھا کھڑا کر اس کی آنکھیں چمک بند کر دیں۔ اور ایسے کہیں دیں۔ کہ وہ اپنے دل میں اس بات کا یقین رکھے۔ کہ اسے درد تمام سے فلاح سے ناپائیدار ہو گیا۔ بلکہ تم خود اسے یقین دلاؤ۔ کہ تم کو ضرور ہی اور لازمی طور پر آرام ہو رہا ہو گیا۔ بلکہ وہ اتنی خیال میں رہے گا کہ اس طرف اس کا علاج ہو گیا۔ خود غافل بھی مریض بیمار کو دیکھا کر دے۔ اپنے تنک کو کہہ کر کہ اب کوئی خیال اسے دل میں نہ آئے گا۔ اور تمہیں بھی خود قوی ہوئے کہ مریض کو

آنکھ کی بیماریوں کا علاج

عامل کو دیکھنا ہے۔ کہ مریض کو لٹا کر سنانے سے درد شروع کرے۔ تمام چہرہ پر ہاتھ پھرتا ہوا آنکھوں تک لائے۔ اور آنکھوں سے ہٹا کر پھرتا ہے اور سرتک لے جائے اور پھر ناک سے ہوتا ہوا لے جکر رخسار سے اس کے انگڑے کے تھک دلوے۔ اس طرح ہفت تک کرے۔ اور لقمہ ہنٹ لڑناں ہاتھ سے کام کرتے۔ اس کے بعد آنکھوں پر ایکسین بار انگلی سے اشارہ کرے۔ پھر زمین پر سات لکیریں نکال کر مریض کو کہئے۔ کہ ان لکیروں کی طرف غور سے دیکھو۔ اور خود اسم کیا آؤب بہ آواز بلند پڑھئے۔ اس کے بعد حکومت کے لہجہ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرنے۔ اگر مریض بتائے۔ کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض ضرور کہئے گا۔ کہ آرام ہو گیا ہے۔

سیت کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں کرا کر تپ لائیں۔ پھر اس کی کو لازم ہے۔ کہ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے شکم پر پھرا دے۔ اور آخر میں ناف تیرا کر پھر دلوے۔ جب ہنٹ تک سیدھا ہاتھ چلائے۔ اور چار ہنٹ تک لڑناں مکمل دس ہنٹ تک مکمل کا دور کرے۔ اس کے بعد مریض کو کہئے۔ کہ ابھی لہجہ دس سانس لےوے۔ ایک لہجہ دس سے کیفیت دریافت کرے۔ ضرور آرام ہو جائیگا۔

دست پاؤ گولہ بدھشی مریض کا علاج

مریض کو اونڈھ لٹا کر دس ہنٹ تک اس کی کمر پر اپنی کلیہ کی انجلی سے یتا پھینک دیا کہ قطع یا ختم کئے۔ سیدھے ہاتھ سے دس ہنٹ اور لڑتے ہوئے ہاتھ سے تین ہنٹ اسم کئے۔ اور مریض کو قلعین دلائے کہ ضرور بچے آرام ہو جائیگا۔ اس کے بعد دس ہنٹ کر کے ختم کئے۔ اس سے دریافت کرے۔ کہ اب تو تھارے مرض کو آرام ہے۔ اب کچھ باقی ہے یا نہی۔ اور مریض کو قلعین دلائے کہ استعمال کر لیا۔

28

قلبی امراض کا علاج

سینہ کے اوپر اپنے ہاتھوں کو عامل اس طرح رکھے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کی پشت باہم ملی رہے۔ پھر ہاتھ سے نصف دائرہ کی صورت میں اس طرح دور شروع کرے۔ کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان میں جگہ رز جائے۔ جسے کہ دو نو رفتہ رفتہ ایک دوسرے کی سیدھ میں ہو جائیں۔ پھر دس نمٹ تک معمولی دھڑکنے کے دس نمٹ تک لرزاں ہاتھ سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ پر دم کریں۔ اور سات مرتبہ مریض سے سانس کھینچ کر خارج کرائیں۔ پھر دریافت کریں۔ آتش و آواز مریض کہیگا۔ کہ بالکل توہم ہے

امراض جگر

عامل کو لازم ہے۔ کہ مریض کو کرڈل سے اٹا کر آپہ اس کی دایسی طرف بیٹھ جائے۔ اور سیدھے ہاتھ سے جگر کو تھپانا شروع کرے۔ اور زبان سے اسم یا واہٹ برابر بڑھتا رہے۔ دونوں انگوٹھوں کے کل کی انگلیوں سے اور ناخنوں کو انگوٹھوں سے دائرہ کل کی انگلی کے ناخن کو نمٹ سے ٹا کر بالائی حصہ سے نیچے چوسٹر دس تک دد کریں دس مرتبہ باہم جگر پر دم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے۔ کہ اب کیا حالت ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ درد کا باقی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے جب مریض کہے۔ کہ ہاں اب درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریوں میں سوزش کا ہونا یقینی اور لازمی ہے۔ اور شدت دور۔ بھٹی۔ ذات الحلب۔ خناک دینہ وغیرہ۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ مریض کو اپنے مقابل میں ہٹا کر خود اس کے منہ کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرادلوں۔ اور دونوں ہاتھ سے گلے کے نزدیک سینے تک اور سینے سے پیش کے ناخنوں تک معمولی دد کریں۔ اور دد کرتے وقت دانتوں اور زبان سے ہاتھ کو دایسی طرف ٹا کر الگ الگ کریں۔ ۱۵ نمٹ اس طرح کرے۔ پھر مریض سے دریافت کریں۔ کہ اب کیا حالت ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ حصہ درد کا باقی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے جب مریض کہے۔ کہ ہاں اب درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

قوسات باز ہوئیں۔ بعد ازیں وہ ہنٹ تک لرزوں دور کر کے مریض سے کہیں کہ گیارہ سالیں کیسے کیسے لے کر آہستہ آہستہ ان کو شامہج کرے۔ اس کے بعد کوکمانہ لیو جس میں دریافت کرو۔ جواب انشاء اللہ حب نشا ملیگا۔

خون کی کمی کا علاج

اگر رگیں کے جسم میں خون کی کمی ہو۔ تو تمام جسم پر دس منٹ تک دودھ کریں۔ اور دوسرے پر پانچ گرم گرم مہانسی پیئیں۔ بعد ازاں دس منٹ تک لڑاں دودھ کریں۔ مریض کو کھجور کریں۔ کما کھیں لپٹا سانس بیکر جلدی جلدی ان کو ناسخ کر دیوے۔ پھر اسکے بعد وریاقت کر دے کہ اب کیا حال ہے

بخار کاغذ لاریج

دس سٹنک زلیں کے جسم پر در کریں۔ بعد دسٹ تنک لرزاں۔ بعد دسٹ تنک تمام جسم پر مشغول اساتھ بھونک دیں۔ اس کے بعد مریض بے کہیں۔ کمرات مرتبہ ایکس کھول کر بند کرے۔ اور ہر مرتبہ با محمد کہنا جائے۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرو۔ اور دیکھو۔ بخار فوراً دور ہوگا۔

زکام کا علاج

۱۰ اسٹریٹنگ ناکہ بریکنگ کی انگلی سے پاس کریں۔ اس کے بعد غائر مریضی سے کہیے۔ کہ اپنی آنکھیں بند کر۔ جھوٹ مریضی اپنی آنکھیں بند کر لیوے۔ - اسوقت غائر مریضی کی ناک کے دونوں تختوں کو بند کر دے۔ - ایک اسٹریٹنگ ناکہ مریضی پر نالی بند کر کے لپیٹے۔ اس کے بعد زور سے خارج کر دے۔ - ناکام ہو دے۔ - مریضی جان بچا کر لے۔

لو اس پر راوی کا علم ہے

مراغی کو کورٹ سے لٹا کر دس ہندو سنہ تک دو دنوں پہنچتوں سے رشتہ کی بددی
کے لئے میرے وہ کہیں کہ وہ پانی کو اپنے ہاتھ کے حروف نامیں۔ اور ہم کے لئے
میرے کہ وہ کہیں کہ وہ پانی کو اپنے ہاتھ کے حروف نامیں۔ اور ہم کے لئے

لرزناں دور کریں۔ مریض سے دوسرے دوسرے مریضوں کو الگ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ذرا جلدی فرمادے اور
تکلیف باقی نہ ہوگی۔

نونی لہاسیہ کا علاج

دو دنوں جو نتر دوں کے درمیان کی ہڈی کو سات مرتبہ پاس کریں۔ مریض کو اونڈھا
نہ دیں۔ اور پھر دہر کرتے ہوئے جو نتر دوں کے نیچے کے حصے تک لائیں۔ اور نیچے لاکر
دو دنوں پانچوں کو علیحدہ علیحدہ دلوں میں۔ درنہ خود علیحدہ مریض کے بلکہ جانیکا اچھا ہے
اس کے بعد مریض سے کتنی کے سات ڈنڈہ نکلاوے۔ پھر نہ مرتبہ گرم سانس دینا کی ہڈی پر
پینک دیں۔ اسی رات کو جس رات کو یہ علاج کیا ہے۔ ایک چھوٹا چاندی کی تار کا بنا کر اس
پر ایک سزا مرتبہ بنا کر بیاضی کے ساتھ کا اہم پڑھ کر دم کریں۔ اور وہ بعد مریض کو بنا دیں۔
اور نہ کیا کریں۔ کہیں چھلے کو زنجی اتھی سے جدا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ پھر مریض باقی نہ رہیگا۔

اعضائی بیماریوں کا علاج

شفا لقمہ رکھنا۔ دایاں ننگ۔ رنگ خون ضاد وغیرہ وغیرہ کا نفسی طریقہ
پہلے علاج اس طرح کرنا چاہیے۔ کہ مریض کو چپٹا کر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے
کر سر کے ناخنوں تک پاس کریں۔ سیدھے ہاتھ سے سات منٹ اور لڑے سے سات
پاس کریں۔ اس کے بعد پٹ نہ کر اسی طرح دوسری طرف بھی کریں۔ ہر مرتبہ پاس کے
بعد کرنا ایک چھوٹا لکڑی کے بعد انہاں دلہ دماغ کی جڑ اور کر مرگرم سانس بچو نہیں۔
اور مریض سے انشاء بر سانس کیونہ دیں۔ اور سات بار خود دم کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کو
معاصل ہوگی۔ اور کوئی شکایت باقی نہ رہے گی۔

اعضائے تناسل کی بیماریاں

علاج کو نام ہے۔ کہ مریض کو چپٹا کر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح
دور کرے۔ کہ وہ کہہ دے کی ہڈی کے نیچے حصہ سے گزرتا ہے۔ اور دو دنوں سر تک
ہم پر لقمہ رکھنا۔ دایاں ننگ۔ رنگ خون ضاد وغیرہ وغیرہ کا نفسی طریقہ
پہلے علاج اس طرح کرنا چاہیے۔ کہ مریض کو چپٹا کر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے
کر سر کے ناخنوں تک پاس کریں۔ سیدھے ہاتھ سے سات منٹ اور لڑے سے سات
پاس کریں۔ اس کے بعد پٹ نہ کر اسی طرح دوسری طرف بھی کریں۔ ہر مرتبہ پاس کے
بعد کرنا ایک چھوٹا لکڑی کے بعد انہاں دلہ دماغ کی جڑ اور کر مرگرم سانس بچو نہیں۔
اور مریض سے انشاء بر سانس کیونہ دیں۔ اور سات بار خود دم کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کو
معاصل ہوگی۔ اور کوئی شکایت باقی نہ رہے گی۔

لیجے لیے آملی سائنس لینے کی فراموشی کو ہدایت کرے۔ ان شاء اللہ ہر ایک مرض عفو ستاس کا دور نہر جائیگا۔

عورتوں کے مخصوص علاج

مریض کو پٹا لٹا کر دس منٹ تک سر سے بیکر پرکے انگوٹھے تک دور کر دو۔ سات منٹ معمولی طور پر اور دس منٹ لڑن ہاتھ سے اس سے بعد دس مرتبہ گرم سائنس اس کے سر پر بھرنکیں۔ اور چودہ سائنس ٹھنڈی مریض کے پیچ وائیں۔ مگر رحم کے اٹتے اور ہتے ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی ہاتھ کو مریض کے سیدھ کر سات مرتبہ پاس کریں۔ اور سوئی پر سات مرتبہ مریض سے چوٹ نکالو اگر اس سوئی کو کافذی لیموں میں جبو دس۔ تین روز کے بعد وہ سوئی سیاہ ہو جائیگی۔ اسکو کسی قبرستان یا سان میں جا کر مر شام دفن کرا لیں۔ داستانہ میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج اٹلے ہوئے رحم اور بچے خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی تفسیریں مریضوں میں مذکورہ بالا ترکیب ہر سے

حاکمہ کتاب

اسی طریقہ پر روتوں کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ چلو چہ طوالت کے یہاں درج نہیں کئے گئے۔ پوری طوالت کے واسطے ایک مفیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں اختصار میں نظر ہے۔ فیذا بشرط جناب ہر بھی واضح طور پر دسرا حصہ اگر مذک نے خوبہش کی۔ تو ضرور دیکھیں گے۔ ورنہ خیر صلاح

تمام شد

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

سید محمد

Published by

FREE ANLIYAAT BOOKS .PDF